مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

جنوری ۱۹۸۶ء

ایڈیٹر
سید عبد الحی

مجلسِ انصا

ماهنا

انص

پبلشر: چ
پرنٹر:
طبع:
مقامِ اش

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

صلح ۱۳۶۵ ہش

جنوری ۱۹۸۶ء

ایڈیٹر

سید عبدالحی

مدیرانِ اعزازی

• ملک صلاح الدین صاحب بھارت
• مبارک احمد صاحب ساقی لندن
• کمال یوسف صاحب سیکنڈے نیویا

پبلشر: چوہدری محمد ابراہیم
پرنٹر: سید عبدالحی
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ انصار اللہ دار الصدر جنوبی ربوہ

فہرست

جلد نمبر ۲۷ —— شمارہ نمبر ۱

شرحِ چندہ

پاکستان —— بیس روپے سالانہ

امریکہ، کینیڈا، جزائر فجی:
بذریعہ ہوائی ڈاک: پندرہ ڈالر سالانہ
〃 بحری ڈاک: آٹھ 〃 〃

دیگر ممالک:
بذریعہ ہوائی ڈاک: چھ پونڈ سالانہ
〃 بحری ڈاک: تین 〃 〃

قیمت فی پرچہ —— دو روپے

جلد ۲۷ | ماھنامہ انصار اللہ ربوہ | شمارہ ۱

جنوری ۱۹۸۶ء

اداریہ

رحمتِ باری کی گھنگھور گھٹائیں

حضرت فضلِ عمر نے ایک بار فرمایا تھا کہ سمندر میں جہاز منزل کی جانب رواں ہوتا ہے۔ سمندری طوفان اور مہیب لہروں سے جہاز ڈگمگاتا ہے تو مسافر پریشان ہوتے ہیں لیکن جہاز کا کپتان دیکھ رہا ہوتا ہے کہ جہاز منزل کی جانب بڑھ رہا ہے اور جب مسافر منزل پر پہنچ جاتے ہیں تو ساری کلفتیں دُور ہو جاتی ہیں۔ آپ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ایسے ابتلاء ہیں کہ اگر میں بتاؤں تو تمہارے دل بیٹھ جائیں اور ایسی فتوحات مقدر ہیں کہ اگر تمہیں بتاؤں تو تم اُچھلنے لگ جاؤ۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فانّ مع العسر یسرًا وانّ مع العسر یسرًا۔ ہر عسر یعنی تنگی کے ساتھ آسائش ہوتی ہے۔ یُسرًا یہاں نکرہ ہے۔ اس لئے یہ معنے بھی کئے گئے ہیں کہ ایک تنگی کے ساتھ دو آسائشیں ہیں اور اگر غور کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابتلاء اور آزمائش منتج انعام پر ہی ہوتے ہیں۔ خدا کے ہاں خیر ہی خیر ہے۔ جسے ہم شر سمجھتے ہیں وہ بھی دراصل خیر ہی خیر ہے۔

موجودہ حالات پر ہی نظر کر لیجئے حضور پُر نور کی ہم سے جدائی دلوں پر کتنی شاق گذرتی ہے۔ آپ کی یاد کس قدر دلوں کو تڑپاتی ہے۔ آپ کے عشّاق کی کیا کیفیت ہے۔ لیکن دیارِ غرب میں آپ کے جانے سے اُن جماعتوں میں کتنی بیداری پیدا ہوئی ہے۔ قریبًا ہر جگہ پہلے مشن ہاؤس اور "بیت السجود" اب تنگ ہو گئے ہیں اور وَسِّعْ مَکَانَکَ کا وعدہ پھر پورا ہو رہا ہے۔ حضرت فضلِ عمر فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں جتنی

چادر ہو اُتنے پاؤں پھیلاؤ لیکن ہمارے پاؤں تو چادر سے ہمیشہ ہی باہر ہو جاتے ہیں۔ ہمارا جسد تو بفضلہٖ تعالیٰ مائل افزائش ہی رہتا ہے۔

پچھلے چند ماہ میں کتنے نئے مشنوں کا آغاز ہوا اور کتنے نئے مشنوں کا افتتاح ہوا۔ کتنے وسیع قطعہ اراضی کتنے ممالک میں خریدے گئے۔

فرانس میں مشن قائم ہوا۔ بلجئم میں نیا مشن قائم ہوا۔ ہالینڈ میں پہلا مشن ہاؤس اب چھوٹا ہو گیا تو نیا وسیع مشن ہاؤس خریدا گیا۔ برازیل کا مشن قائم ہوا۔ بعض مزید نئے ممالک میں مشن قائم کئے جا رہے ہیں۔ جرمنی کے کئی شہروں میں نئے مشن ہاؤس اور بیت السجود قائم کئے جا رہے ہیں۔ کولون (جرمنی) میں ناصر باغ کا افتتاح حضور نے فرمایا۔ میونخ میں نیا مشن ہاؤس خریدا گیا۔ ہمبرگ میں جرمنی کا سب سے بڑا اور خوبصورت "بیت السجود" بنایا جائے گا۔ ٹورنٹو میں ایک وسیع قطعہ زمین خریدا گیا۔ امریکہ میں ۶ مقامات پر مشن ہاؤسز قائم ہوئے۔ لاس اینجلس میں زمین اور عمارت کا قبضہ مل گیا۔ یارک شائر میں "بیت السجود" اور مشن ہاؤس مکمل ہو گئے۔ یوم مسیح موعود مناکر اس کا افتتاح کیا گیا۔ فلاڈلفیا میں بیت السجود کی مرمت اور تزئین ہو رہی ہے۔ نیویارک مشن ہاؤس جو پانچ لاکھ ڈالر میں خریدا گیا اس کی پہلی قسط ادا کی گئی۔ نیوسان میں نیا "بیت الذکر" تعمیر ہو رہا ہے۔ بحرالکاہل کے کنارے پر پورٹ لینڈ شہر میں ایک ایکڑ زمین خریدی گئی ہے۔

حضور کے حالیہ دوروں کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دلوں کی زمین کی فرشتے قلبہ رانی کر رہے ہیں۔ افراد جماعت میں ایک غیر معمولی بیداری اور قربانی کی لہر پیدا ہو چکی ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے اعمال و افعال خدائی تقدیر سے ہم آہنگ کرنے کی کوشش کریں۔ خدائی رحمت کو جذب کرنے کی تیاری کریں۔ خدا کی تقدیر پوری ہو گی ضرور ہو گی لیکن ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے کہ ہم اس کے لئے کیا کر رہے ہیں۔

سمندر پار سے اس ندا پر کان دھریں۔ امام وقت فرماتے ہیں:۔

"جو لو میرے مولا نے میرے دل میں جگائی ہے اور آج ہزارہا احمدی سینوں میں جل رہی ہے اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ تمہیں خدائے بالا و برتر کی قسم کہ اس کو بجھنے نہیں دینا۔ اِس مقدس امانت کی حفاظت کرو۔ میں خدائے ذوالجلال والاکرام کے مقدس نام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم اِس شمعِ نور کے امین بنو گے تو خدا اسے کبھی نہیں بجھنے دے گا۔ یہ لَو بلند تر ہو گی اور پھیلے گی اور سینہ بہ سینہ روشن ہوتی چلی جائے گی اور تمام تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دے گی۔" انشاء اللہ العزیز وذٰلک تقدیر العزیز العلیم۔

بکوشید اے جوانان تابدیں قوت شود پیدا

سماءِ احمدیت سے جب کوئی درخشندہ ستارہ غروب ہوتا ہے تو دل پر ایک چوٹ لگتی ہے۔ جانے والے احمدیت کے امین تھے۔ سلسلہ سے عشق رکھنے والے یہ لوگ اپنی شاندار خدمات کی وجہ سے دلوں سے محو نہیں ہوسکتے۔ اِن میں سے ہر ایک احمدیت کی تاریخ کا کُھلا باب تھا۔

فرزندِ احمدیت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نازش فرزند تاریخ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جتنا دنیوی اعزاز سے نوازا اتنا ہی ان کا سر بارگاہِ احدیت میں جُھک گیا۔ خدا نے جتنی نعمت عطا کی انہوں نے اپنے ربّ کی نعمت کی اتنی ہی تحدیث کی۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی ملک و ملّت کی خدمت میں بسر کی۔ کتنے بے سہارا ان کی بدولت اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے بامِ عروج کو پہنچے۔ ان کی فیاضی اپنوں بیگانوں سب کے لئے تھی۔ جدّ وجہد اور محنت میں وہ ہمارے لئے نمونہ تھے۔ ان کی نظر ہمیشہ احکامِ الٰہی پر رہتی۔ اقوامِ متحدہ کی صدارت کا آغاز اس صاحبِ ایمان نے خدا کے کلام سے کیا۔ نماز، ذکرِ الٰہی اُن کی رُوح کی غذا تھی۔ دعا اور خدا کا فضل اُن کے گھر کا شہتیر تھا۔

آپ کے برادرِ اصغر چوہدری اسد اللہ خاں صاحب نے احمدیت کی محبّت ورثہ میں پائی تھی۔ تاریخِ احمدیت کا یہ واقعہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا جب حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم نے قادیان مجلسِ شوریٰ میں حضرت بانیٔ سلسلہ کی ایک خواہش کی تکمیل کے لئے ایک ہال کی تعمیر کی سکیم پیش فرمائی اور صدرِ شوریٰ حضرت فضلِ عمر آناً فاناً سٹیج پر ہی سجدہ میں گر گئے اور پھر آپ کی اتباع میں تمام ممبران سجدہ میں گر گئے۔ حضور نے سجدہ سے سر اُٹھایا تو آنکھوں سے آنسو پونچھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا میرا خیال اِس طرف منتقل ہُوا کہ حضور کی اِس تحریک میں یہ ذکر ہے کہ اُس ہال میں اتنے آدمی بیٹھ سکیں۔ یہ ہال اگرچہ اُس غرض سے نہیں بنایا گیا لیکن اِس میں اُس سے زیادہ آدمی سما سکتے ہیں۔ پھر آپ نے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہؓ کا وہ واقعہ بیان فرمایا جب حضرت عمرؓ نے اپنے عہد میں چکّی کا آٹا ان کی خدمت میں ہدیہ بھجوایا اور حضرت عائشہؓ کو جب اس کی روٹی بنا کر پیش کی گئی تو آپ آبدیدہ ہوگئیں کہ حضور ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم آج زندہ ہوتے تو مَیں آپ کو اس باریک آٹا کی روٹی پکا کر کھلاتی۔ آپ ساری عمر موٹے آٹے کی روٹی کھاتے رہے۔

حضور یہ فرما رہے تھے کہ چوہدری اسد اللہ خان صاحب اپنی نشست سے اُٹھے جیب سے ایک خطیر رقم نکال کر بہتے آنسوؤں سے حضرت فضلِ عمر کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ بارش کا پہلا قطرہ بنے اور اس کے بعد پھر نقد روپوں اور وعدوں کی بارش شروع ہوگئی۔

یہ نظارہ مَیں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

پچھلے چند ماہ میں سلسلہ کی کتنی بزرگ ہستیاں ہم سے رخصت ہوئیں۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کاہلوں، مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب امیر جماعتِ احمدیہ ضلع سیالکوٹ۔ یہ لوگ شمعِ احمدیت کے پروانے تھے۔

مَیں نے چوہدری اسد اللہ خان صاحب کے بارہ میں ایک واقعہ سُنا اور پھر خود ان سے اس کی تصدیق کروائی۔ تقسیمِ ملک کے بعد حضرت فضلِ عمرؓ نے تحریک فرمائی تھی کہ صاحبِ استطاعت وقتی طور پر سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنی نصف آمد تک چندہ کو بڑھا دیں۔ محترم چوہدری اسد اللہ خان صاحب کو ایک مقدمہ میں پچاس ہزار روپیہ فیس ملی تھی انہوں نے پچیس ہزار سلسلہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اِن بزرگوں کی جدائی پر دل متاثر ہوئے بغیر رہ نہیں سکتا۔ احمدیت نے اگر ان کی دین و دُنیا سنواری تو یہ بھی احمدیت کے لئے جئے۔ ان کی جدائی پر دل اِس لئے روتا ہے کہ یہ سماءِ احمدیت کی سج دھج کا باعث تھے۔ یہ غائب ہوئے ہیں تو خداوندا! اِس کی سج دھج میں فرق نہ آئے۔ احمدیت کو ایسے سپوت ملتے رہیں جن کے نیک نمونے، فدائیت، قربانی، ایثار، للّٰہیت سے احمدیت کو چار چاند لگتے رہیں۔

مجھے یاد ہے جب بھی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا کوئی رفیق ہم سے جدا ہوتا حضرت میاں بشیر احمد صاحب اِسی مصرعہ کو عنوان بناتے اور آنے والی نسل کو اس خلاء کو پُر کرنے کے لئے تلقین فرماتے۔ حضرت فضلِ عمر تو فرماتے تھے کہ "پہرہ بدل رہا ہے" آپ نے کس درد سے نوجوانوں کو ایک نظم میں مخاطب ہو کر فرمایا تھا ؎

جب گذر جائیں گے ہم تم پہ پڑے گا سب بار
سستیاں ترک کرو طالبِ آرام نہ ہو

اور یہ نظم جب حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی صدارت میں کسی نے جلسہ سالانہ پر پڑھی تو محترم چوہدری صاحب میز پر سر رکھ کر رونے لگ گئے تھے۔

میرے مولا! اِس خلاء کو اپنے فضلوں سے پُر فرما۔ احمدیت کی امانت کے حاملین کو توفیق عطا فرما کہ وہ ان اعمال کی توفیق پائیں جو تیری رضا کا موجب ہوں۔ اٰمین یا ربّ العٰلمین۔

روزِ محشر کہ جاں گداز بود

۵　　روزِ محشر کہ جاں گداز بود
　　اوّلیں پُرسش کہ نماز بود

یہ شعر ایک حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ترجمہ ہے:

اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلٰوةُ

کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حقوق اللہ میں سے نماز کے متعلق ہی پوچھا جائے گا۔

میرے آقا و مولیٰ فداہ نفسی ونفوس العالمین کی زبان پر جو آخری الفاظ تھے اُن میں سے یہ الفاظ ہیں

اَلصَّلٰوۃ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ

کہ لوگو نماز کا التزام کرنا اور صنفِ نازک سے حُسنِ سلوک کرنا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا:

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت سے نہیں ہے"۔

حضرت خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں سخت تپ کی حالت میں سات مشکیزے سر پر ڈلوا کر نماز کے لئے اِس حالت میں مسجد تشریف لے گئے کہ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کے کندھوں پر آپ کے ہاتھ تھے اور پاؤں زمین پر گھسٹتے جاتے تھے۔

حضرت امام جماعتِ احمدیہ نے حال ہی میں اپنے ایک خطبہ میں احبابِ جماعت کو نماز کی تلقین فرمائی ہے یاد رکھیے نماز دین کا ستون ہے۔ نماز مومن کی ترقی کے لئے زینہ ہے۔ نماز بندے کی خدا سے محبّت کی علامت ہے۔ نماز کا تارک کبھی کوئی روحانی درجہ حاصل نہیں کر سکتا۔ نماز میں خدا کے حضور رونے دھونے والے کی بگڑی خدا سنوار دیتا ہے بشرطیکہ نماز وہ نماز ہو جو خدا کے برگزیدہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی۔ آپ نے فرمایا جب تُو نماز کے لئے کھڑا ہو تو کیفیت یہ ہو کہ تُو خدا کو دیکھ رہا ہو یا کم از کم یہ ہو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہو۔ تمہاری نماز کی کیفیت یہ ہو کہ گویا تمہاری یہ دُنیا میں آخری نماز ہے۔

حضور نے اپنے خطبہ میں فرمایا کہ اگر ہم اپنی نمازوں کو خالص کر لیں تو اِس کے نتیجہ میں اہل اللہ کی ناقابلِ تسخیر جماعت تیار ہو گی جو ہمیشہ غالب رہے گی۔

مجلسِ انصاراللہ کے ہر رُکن کو نماز سنوار کر ادا کرنے کے ساتھ یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جماعت کا ہر فرد نماز کو پابندی اور خشوع وخضوع سے ادا کرنے والا ہو جائے۔

اللہ کی رکھ

حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ "ہر بادشاہ کی رکھ ہوتی ہے اور اللہ کی رکھ اس کے محارم ہیں"۔ رکھ وہ مخصوص جگہ ہوتی ہے جہاں غیر کو جانور لانے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی غیر وہاں اپنے جانور چراتا ہے تو رکھ کے مالک کی غیرت کو للکارتا ہے اور اللہ کی غیرت کو للکارنے والا کسی ماں نے بچہ نہیں جنا۔ اُس مالک الملک

شاہوں کے شاہ نے اپنی رکھ کے لئے پہریدار مقرر کر رکھے ہیں۔

حدیث میں فرمایا اُس کی رکھ اس کے محارم ہیں جس سے اُس نے منع کیا اُس سے رُک جائیے کہ اس کا ارتکاب کرنے والا اس کی رکھ میں ناجائز دست بُرد کرتا ہے۔ اُس کی ملکیت میں بے جا دخل اندازی کرنیوالا ہے۔

اللہ بادشاہ ہے۔ اس کا رسولؐ بادشاہ ہے۔ شریعت ان کی رکھ ہے۔ جن باتوں سے اللہ اور اسکے رسولؐ نے منع فرمایا اُن کا ارتکاب تباہی کی طرف لے جاتا ہے۔

کامیابی کی کلید اِس رکھ کی حفاظت اور پاسداری ہے۔ کامیابی کی کلید شریعت کے احکام کی پابندی ہے۔ اِس راہ پر چلنے میں ہی سعادتِ دارین ہے۔ اس کے ایک حکم کو حرزِ جان بنائیے۔ ہمارا ضابطہ حیات قرآن ہے اس کے ایک ایک حکم کو سمجھنا، اس پر عمل کرنا ہمارا فرض ہے اور اس کے احکام کو ٹالنا اپنے پر نجات کے دروازے بند کرنے کے مترادف ہے۔ خدا کے احکام کو توڑنے والا جلد یا بدیر اُس کی وعید کا مورد اور اس کے احکام کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانے والا اُس کے وعدوں کا مصداق بنتا ہے۔

خدا کی تقدیر

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

عَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۲۱۷)

کہ ہوسکتا ہے تم ایک چیز کو ناپسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور ہو سکتا ہے تم ایک چیز کو پسند کرو لیکن وہ تمہارے لئے بہتر نہیں بلکہ بُری ہو اور اللہ جانتا ہے لیکن تم نہیں جانتے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ اس کے بندے کے لئے کونسی چیز بہتر ہے، کس میں خیر کا پہلو ہے اور کونسی چیز اس کے لئے شر کا پہلو رکھتی ہے۔ اِس لئے ضروری ہے کہ انسان خدا کی رضا پر راضی رہے۔ بظاہر بعض تلخ تقدیریں اپنے اندر خیر ہی خیر رکھتی ہیں کہ خدائے رحیم و کریم کے خزانے میں اپنے بندوں کے لئے خیر ہی خیر ہے۔

جنگِ احزاب کے واقعہ پر نظر ڈالیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر یہ وقت کتنا نازک تھا۔ قبائل نے مدینہ کا محاصرہ کر لیا تھا مسلمانوں نے بھوکے پیٹ خندق کھود کر اپنا دفاع کیا۔ ایک روز لشکرِ

کفار نے ایسے تابڑ توڑ حملے کئے کہ مسلمانوں کی کئی نمازیں قضاء ہو گئیں لیکن جب لشکرِ کفار خدائی وعدوں کے مطابق تتر بتر ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الآن لا یغزوننا بل نحن نغزوھم

کہ آج کے بعد کفار ہم سے لڑنے نہیں آئیں گے بلکہ فتنہ کی سرکوبی کے لئے ہم وہاں پہنچیں گے۔ خدائی وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے صبر و شکر سے وقت گذارنے کا قرآن حکم دیتا ہے۔ اس کی رضا پر راضی رہنے والے اس کی نعمتوں کے وارث ہوتے ہیں۔ ناامیدی اور خدا پر بدظنی کسی صاحبِ ایمان کو زیب نہیں دیتی۔ سیاہ بادلوں اور بجلی کی کڑک کی جلو میں ہی بارانِ رحمت کا نزول ہوتا ہے *

ایک ہے۔ ایک

ہشامؒ اپنے باپ عروہؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلالؓ کو جب مشرکین مکہ اذیتیں دیتے اور کہتے خدا کی وحدانیت کا انکار کرو اور وہ جواب میں "اَحَدٌ اَحَدٌ" "اللہ ایک ہے۔ ایک" کا نعرہ بلند کرتے۔ حضرت خدیجہؓ کے چچا زاد ورقہ بن نوفل پاس سے گذرتے تو بلالؓ کو مخاطب ہو کر فرماتے: خدا کی قسم بلال! وہ ایک ہے، ایک۔ پھر غلام بلالؓ کے آقا امیہ کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر تم نے خدا کی وحدانیت کے اقرار کی وجہ سے اسے قتل کر دیا تو میں اس کے حق میں اسے خدا کی رحمت سمجھوں گا —— ایک دن حضرت ابوبکرؓ کا اس طرف سے گذر ہوا۔ انہوں نے یہی ماجرا دیکھا تو امیہ بن خلف کو کہا: تو اس غریب مسکین پر ظلم توڑ رہا ہے تجھے کیوں خدا کا خوف نہیں؟ کب تک ایسا کرو گے؟ امیہ نے جواب دیا: تو نے ہی اسے خراب کیا ہے اب اسے تو ہی بچا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا: بہت اچھا، میرے پاس ایک حبشی مشرک غلام ہے جو اس سے مضبوط اور طاقتور ہے وہ اس سے تبدیل کر لے۔ چنانچہ امیہ اس سودے پر راضی ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے امیہ سے لے کر بلالؓ کو آزاد کر دیا۔

(ابنِ ہشام۔ مصری صـ ۲۱۰)

کسی نے خوب کہا ہے:

درد کا حد سے گذرنا ہے دوا ہو جانا

نعتِ خیر البشر صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے برگزیدہ رسول سے فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ۔ اے رسول لوگوں سے کہہ دے اگر تم اللہ سے محبّت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تم اللہ کے محبوب بن جاؤ گے ۔ یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ کی محبت ، اس کا قرب اب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا ۔ آپؐ ہر فیض کی کلید ہیں آپؐ سے الگ ہو کر کوئی خدا تک نہیں پہنچ سکتا آپ ہی وسیلہ ہیں آپؐ کو ہی مقامِ محمود عطا ہوا ۔ آپؐ کو ہی یہ مقامِ فضیلت عطا ہوا ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى   رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ
تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ   خُتِمَتْ بِهٖ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانِ
وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ   وَبِهِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل ہیں ۔ آپؐ برگزیدہ کرام اور چیدہ اعیان ہیں ۔ ہر قسم کی فضیلت اور صفت آپؐ کی ذات میں کامل ہو گئیں اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپؐ کی ذات پر ختم ہیں ۔ اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم وزیر ہیں اب آپؐ ہی کے ذریعہ دربارِ سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے ۔

اپنے فارسی کلام میں اِس مفہوم کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

خدائیکہ جان بر رہِ او فدا   نیابی رہش جز پئے مصطفےٰ

وہ خدا جس کی راہ میں ہماری جان قربان ہے اُس کا راستہ تجھے مصطفےٰ کی پیروی کے بغیر نہیں مل سکتا

آپ فرماتے ہیں ؎

سالکاں را نیست غیر از وے امام   رہرواں را نیست جز وے رہبرے

سالکوں کے لئے اُس کے سوا کوئی امام نہیں ۔ راہِ حق کے متلاشیوں کے لئے اُس کے سوا کوئی رہبر نہیں

حضرت فضلِ عمر اِس مفہوم کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے   کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے
محمدؐ جو ہمارا پیشوا ہے   محمدؐ جو کہ محبوبِ خدا ہے
خدا کو اِس سے مل کر ہم نے پایا   وہی اِک راہِ دیں کا رہنما ہے

آپ نماز کو سنوارتے ہیں تو خود سنورتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۸۵ء بمقام بیت الفضل لندن

تشہّد و تعوّذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعتِ احمدیہ نے سورۃ النساء کی آیات ۱۴۳، ۱۴۴ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ سے لے کر فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا تک تلاوت فرمائیں اور فرمایا اِن آیات میں ایسی نمازوں کا ذکر ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور قبول نہیں ہوتیں۔ قرآن کریم جہاں ایسی نمازوں کا ذکر کرتا ہے جو عند اللہ مقبول ہوتی ہیں وہاں ایسی نمازوں کا حال بھی کھول کھول کر بیان فرماتا ہے جو رَدّ کر دی جاتی ہیں اور ایسی نمازوں میں دُو شرطیں بڑی نمایاں ملتی ہیں جیسا کہ اِن آیات میں بتایا گیا ہے کہ ایک سُستی اور دوسری ریاکاری۔ اِس مضمون کو صراحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں جن نمازوں کے رَدّ کئے جانے کا ذکر ہے ان کی وجہ بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے غفلت اور ریاء کے جوڑے کو باندھا ہے مثلاً اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ یُرَآءُوْنَ ۙ (الماعون آیت ۶، ۷) حضور نے اِس مضمون کو مزید کھول کر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ نمازیں جن کے بارے میں وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ کے الفاظ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ نمازیں جو ہلاکت کا باعث بنیں ان کو ترک کر دیا جائے کیونکہ قرآن کریم میں کہیں یہ نہیں بتایا گیا کہ نماز ہلاکت کا موجب ہوتی ہے بلکہ نمازوں میں غفلت اور سُستی اور ریاکاری ہلاکت کا باعث بنتی ہے لیکن وہ جو نماز کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ٹھوکریں کھاتا، گرتا پڑتا خدا کے حضور دیانتداری سے حاضر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مدد کا طلبگار ہوتا ہے اس کے لئے یہ ہلاکت نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نماز کے قیام میں اس کی مدد فرماتا ہے۔

ارکانِ نماز کی حکمت

ارکانِ نماز کی حکمتوں کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا نماز کی ہر حرکت کو تبدیل کرتے وقت سوائے ایک جگہ کے سب مقامات پر اللہ اکبر کہنے کا حکم ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ قبلہ نما ہے۔ یہ بتایا ہے کہ تمہاری توجہ

کس جگہ مرکوز ہونی چاہیئے گویا یہ قبلہ درست کرتا رہتا ہے۔ مثلاً تفکرات پر کسی کا بس نہیں لیکن جو دُنیادار کے تفکرات ہیں وہ نماز پر غالب آجاتے ہیں لیکن مومن کے تفکرات دُنیا کے لئے نہیں بلکہ محض خدا تعالیٰ کے لئے ہوتے ہیں مگر پھر بھی ایک مبتدی کے تفکرات اس کی توجہ نماز سے ہٹا دیتے ہیں مگر ایک پختہ مومن کی نماز تفکرات پر غالب آجاتی ہے۔ پس ایک مبتدی کو ہر حرکت سے تبدیلی پر اللہ اکبر کا پیغام متوجہ کر دیتا ہے کہ تمہاری توجہ کس طرف ہونی چاہیئے۔ گویا اللہ اکبر ان تفکرات سے نجات دلاتا ہے اور قبلہ درست کئے رکھتا ہے۔ اللہ اکبر کی تکرار ہر موقع پر الگ الگ معانی لے کر آتی ہے۔ ہر حرکت پر اللہ اکبر کہنے کی ایک اور حکمت یہ بھی ہے کہ ہر انسان کو سوچوں کے مخمصے سے نکالتا ہے۔ پس اللہ اکبر نماز کا قبلہ درست کرتا ہے اور نماز انسان کا قبلہ درست کرتی ہے۔

نماز ایک آئینہ ہے

نماز کی مزید حکمتوں کو بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ ہر انسان نماز کے ذریعہ یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ کہاں تک خدا تعالیٰ اس کی تمناؤں کا ماوٰی اور ملجٰی ہے اور یہ بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ کس حد تک وہ خدا تعالیٰ کا ہے اور یہ بھی کہ اس میں کس قدر خامیاں ہیں اور کس نوع کی ہیں۔ فرمایا نماز کے ذریعہ ہم یہ بھی اندازہ کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کشش کے مقابل پر کونسی چیزیں ہیں جو خدا تعالیٰ سے غافل کرتی ہیں اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ کی کشش کیوں ان پر غالب نہیں آتی۔ پس اس طرح نماز ایک آئینہ بن جاتی ہے جس میں انسان اپنے نفس کے مخفی بُت دیکھ لیتا ہے اس طرح ایک کمزور انسان کی نماز بھی اس کے لئے فائدہ کا موجب بن جاتی ہے اور وہ کسی طرح رَد نہیں کی جاتی کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ پس جو دیانتداری سے خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہوتا ہے اس کی نماز سنورتی چلی جاتی ہے۔

سُورہ فاتحہ کے حقائق

حضور نے فرمایا دوسرا پہلو جس کی طرف نظر کرنے سے نماز کو بہتر بنانے کی راہ ملتی ہے یہ ہے کہ نماز کے ہر حصے میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس پر انسان غور کرے کیونکہ ہر لفظ میں اور ہر فقرے میں بے شمار معارف ہیں مگر ہم غور نہیں کرتے اور آگے گزر جاتے ہیں۔ فرمایا مثلاً اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ہے۔ یہ دعا ہم ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں۔ فرمایا اس پر میں نے بھی کئی مرتبہ روشنی ڈالی ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ نے تو اس کی تفسیر میں عظیم الشان معارف بیان فرمائے ہیں مگر سورہ فاتحہ کے مطالب اور معانی اور حقائق تو اس قدر ہیں کہ اگر سمندر بھی خشک ہو جائیں تو بھی یہ ختم نہیں ہوں گے۔ فرمایا اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ صراط نماز ہی میں سے ہو کر گزرتی ہے اور تمام انعامات اسی راہ سے ہو کر ملتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے صالحیت، شہادت، صدیقیت اور نبوت کے انعامات کی تفصیل بیان فرمائی اور نماز کی اہمیت اور عظمت کو نہایت عارفانہ رنگ میں بیان فرمایا اور فرمایا کہ تلاوت نماز کا ایک ضروری حصہ ہے اور نماز کے لئے قرآن کریم کی ایک سے زیادہ سورتیں یاد کرنی ہوتی ہیں اور اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا میں اسی تلاوت کا ذکر ہے جو نمازِ فجر میں کی جاتی ہے چنانچہ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم فجر کی نماز کی تلاوت لمبی کیا کرتے تھے۔ فرمایا تلاوت میں تنوع پیدا کریں۔ اس میں رنگ بھریں اور اپنے بچوں کو ایک سے زیادہ سورتیں یاد کرائیں۔

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

حضور نے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کی بھی انتہائی لطیف اور پُر معارف تفسیر بیان فرمائی اور فرمایا کہ اگر صرف اس کی طرف انسان توجہ کرے اور اس کے نہاں در نہاں مطالب پر غور کرے تو اس کا جسم اگر ساتھ نہ بھی دے اور رُوح اور سوچ ساتھ دے تو ایک رکوع بھی ساری عمر ختم نہ ہو۔ اسی لئے قرآن کریم نے مومنوں کو وَهُمْ رَاكِعُوْنَ کا مصداق بنایا ہے کہ ان کی ساری عمر ہی رکوع میں گزرتی ہے۔ فرمایا آپ نماز کو سنوارتے ہیں تو خود سنورتے ہیں۔ یہ صالحیت عطا کرتی ہے۔ شہادت عطا کرتی ہے۔ صدیقیت عطا کرتی ہے اور بالآخر مومن کی زندگی میں نبوّت کے رنگ بھر دیتی ہے ٭

خدا اِن قصّوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا

"سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرت مند ہے۔ اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا اِن قصّوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دُور دُور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی اِن دنوں میں ہوگا۔"

(اسلام اور جہاد صہ ۱۵)

حضرت امام جماعت احمدیہ کا خط امیر جماعت گیمبیا کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَالنَّاصِرُ

پیارے عزیزم داؤد احمد صاحب حنیف!　　　السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ جماعتِ احمدیہ گیمبیا سالانہ مجلسِ شوریٰ منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مشاورت کو بہت برکتوں سے نوازے اور جماعتِ احمدیہ گیمبیا کے لئے ترقیات کا ایک سنگِ میل ثابت فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جماعتِ مومنین کی ایک نمایاں نشان یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ جب وہ اپنا کوئی اجتماعی پروگرام مرتّب کرتے ہیں تو دعا کے ساتھ اور آپس میں مشورہ کے ساتھ مرتّب کرتے ہیں اور جب مومنوں کی جماعت مشورہ کرتی ہے تو اس کے فیصلوں کو اللہ تعالیٰ برکتوں سے معمور کر دیتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ الۡجَمَاعَۃِ۔ پس یہ مجلس وہ مجلس ہے جس پر خدا تعالیٰ کی برکتوں اور نصرتوں کا ہاتھ ہے اِس لئے کہ آپ خدا تعالیٰ کی جماعت کی ترقّی، اُس کی عظمت اور اس کے محبوب محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین کی سربلندی کے لئے ایک پروگرام مرتّب کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ کرے کہ اُس کے دین کی سربلندی کے لئے آپ کا مشورہ، آپ کی رائے اور آپ کی ہر سوچ دعاؤں کے سانچے میں ڈھل کر خدا تعالیٰ کے حضور قبولیّت کا شرف پائے اور جماعتِ احمدیہ گیمبیا ہر لمحہ اپنی تعداد میں بھی اور اپنے اخلاقی، رُوحانی اور تربیتی معیار میں ترقی کرتی چلی جائے اور یہ ترقی ضربیں کھاتی ہوئی اپنی انتہائی منازل طے کرنے لگے۔ آمین۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی ہر معاملہ میں مدد فرمائے۔

والسّلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

امام جماعت احمدیہ

مجلس انصار اللہ سیرالیون کے سالانہ اجتماع کے موقع پر

حضرت امام جماعت احمدیہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النّاصِر

پیارے انصار بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ سُنکر خوشی ہوئی کہ مجلس انصار اللہ سیرالیون کا تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس اجتماع کو بہت ہی برکتوں سے معمور کرے اور جماعت کی اخلاقی، رُوحانی، تعلیمی اور تربیتی نشو ونما کا موجب بنائے۔

میرے پیارے انصار! سیرالیون وہ مقام ہے جس کو عیسائیت نے تمام افریقہ کو فتح کرنے کے لئے بطور مرکز کے چُنا تھا اور اس سرزمین سے بہت امیدیں وابستہ کی تھیں۔ اور پھر یہی وہ مقام ہے جس کے بارہ میں عیسائیوں نے تسلیم کیا کہ یہاں احمدیت نے بڑی مضبوطی کے ساتھ قدم جمائے ہیں اور عیسائیت کے لئے سب سے بڑی روک ثابت ہوئی ہے جس نے عیسائیت کے آگے بند باندھ دیا ہے —— لیکن افسوس ہے کہ پہلے جس رفتار کے ساتھ جماعت نے ترقی کی تھی وہ رفتار اُسی شان کے ساتھ قائم نہیں رہی اور درمیان میں ایک عرصہ جمود اور خلاء کا ایک ایسا منظر پیدا کر رہا ہے کہ جس طرح ایک خوبصورت اور دلکش سبزہ زار سے سڑک اچانک کسی ویران جگہ میں داخل ہو جائے۔

مَیں نے غور کیا اور سمجھتا ہوں کہ اس غفلت کے دَور میں جس میں جماعت کی ترقی کی رفتار رُکی ہے۔ سب سے بڑی ذمہ داری آپس کے اختلاف کی ہے خصوصاً جب مرکزی نمائندوں اور امام جماعت کے نمائندوں کی کامل اطاعت اور محبت میں فرق پڑا اور بعض عناصر نے کئی پہلوؤں سے عدمِ تعاون کا مظاہرہ کیا تو یہ جماعت بہت سی برکتوں اور فضلوں سے محروم رہ گئی۔

الحمد للہ کہ بفضلہ تعالیٰ جماعت اب ایک نئے موڑ میں داخل ہوگئی ہے جو اس درمیانی عرصہ کی تلخی کو مٹانے والا اور نئی شاہراہوں اور دلکشیوں کے پیغام لے کر آیا ہے اور ایک نئی تازگی جماعت میں پیدا ہو رہی ہے۔ کثرت کے ساتھ سیرالیون کے مخلصین جو مجھے خطوط لکھ رہے ہیں اُن میں مرکز سلسلہ سے محبت اور تعلق کی رُوح صاف نظر آرہی ہے اور اس کے ساتھ ہی خدا تعالیٰ کے فضل بھی پہلے سے بہت بڑھ کر دکھائی دیتے ہیں۔ نئے نئے داعی الی اللہ نئے ولولوں کے ساتھ اُن خوش نصیبوں کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں جن کو خدا تعالیٰ نئی رُوحانی اولاد عطا فرما رہا ہے اور کامیابی کی نئی راہیں اُن کے لئے کھول رہا ہے اور ترقی کی رفتار ایک دفعہ پھر تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔

پس آپ جو کہ اللہ کے دین کے انصار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں آپ پر فرض ہے کہ اس پہلو سے جماعت کی صف اوّل ثابت ہوں۔

- ہر وہ بات کریں جس سے آپ کی محبّت بڑھے اور تعاون کی رُوح نشو و نما پاتی ہو۔
- ہر اس بات سے رُک جائیں جس سے کسی بھائی کے بارہ میں غلط فہمی پیدا ہوتی ہو۔
- ہر وہ ذریعہ اختیار کریں جس سے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کے ساتھ محبّت اور اطاعت کا جذبہ بڑھے اور آپ لوگ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کی تصویر بن جائیں۔
- اپنی تمام تر طاقتیں دعوت اِلی اللہ کے اہم فریضہ پر صرف کر دیں۔

آج آپ کو صرف عیسائیت ہی سے مقابلہ نہیں کرنا اور بد مذاہب پر اسلام کے غلبہ کو ہی ثابت نہیں کرنا بلکہ ان سازشوں کا بھی مقابلہ کرنا ہے جو علمائے سُوء کی طرف سے رُونما ہو رہی ہیں اور جن کی پُشت پر اب بعض بڑی بڑی دُنیاوی طاقتیں کام کر رہی ہیں اُن کی پوری کوشش ہوگی کہ جب آپ اسلام کی دُشمن طاقتوں سے نبرد آزما ہوں تو جہاں تک ممکن ہو یہ آپ کی پیٹھ پر چُھرا گھونپ دیں۔ پس آپ کو ہر سمت میں خدا کے نام پر جہاد کے لئے تیار ہونا چاہیئے اور اپنی ترقی کی رفتار کو اِتنا بڑھا دینا چاہیئے کہ آپ کے مخالف کُلّیۃً مایوس ہو جائیں اور اسلام کا غلبہ صبح صادق کی طرح جلد تر سارے سیرالیون کو اپنی نورانی لپیٹ میں لے لے۔

کامیاب مبلّغ کے لئے ضروری ہے کہ دعا گو ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے والا ہو ورنہ اس کے قول میں کوئی برکت نہیں پڑتی اِس لئے اپنے نفس کی تربیت کی طرف بھی توجّہ کریں اور تعلق باللہ بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا رشتہ باندھیں اور دعاؤں اور حوصلے کے ساتھ کام لیتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ پر توکّل رکھتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس

میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۲)

پھر حضرت اقدس فرماتے ہیں کہ :-

"تم خوش ہو اور خوشی سے اُچھلو کہ خدا تمہارے ساتھ ہے۔ اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تمہیں تعلیم دیں گے اور آسمانی سکینت تم پر اُترے گی اور رُوح القدس سے مدد دیئے جاؤ گے اور خدا ہر ایک قدم میں تمہارے ساتھ ہوگا اور کوئی تم پر غالب نہیں ہو سکے گا۔ خدا کے فضل کی صبر سے انتظار کرو۔ گالیاں سنو اور چپ رہو۔ ماریں کھاؤ اور صبر کرو۔ اور حتیّ المقدور بدی کے مقابلہ سے پرہیز کرو تا آسمان پر تمہاری مقبولیت لکھی جاوے۔ یقیناً یاد رکھو کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں اور دل اُن کے خدا کے خوف سے پگھل جاتے ہیں اُنہیں کے ساتھ خدا ہوتا ہے۔ اور وہ ان کے دشمنوں کا دشمن ہو جاتا ہے۔ دُنیا صادق کو نہیں دیکھتی پر خدا جو علیم و خبیر ہے وہ صادق کو دیکھ لیتا ہے پس اپنے ہاتھ سے اس کو بچاتا ہے۔ کیا وہ شخص جو سچے دل سے تم سے پیار کرتا ہے اور سچ مچ تمہارے لئے مرنے کو بھی تیار ہوتا ہے اور تمہارے منشا کے موافق تمہاری اطاعت کرتا ہے اور تمہارے لئے سب کو چھوڑتا ہے کیا تم اس سے پیار نہیں کرتے؟ اور کیا تم اس کو سب سے عزیز نہیں سمجھتے؟ پس جبکہ تم انسان ہو کر پیار کے بدلہ میں پیار کرتے ہو پھر کیونکر خدا نہیں کرے گا۔ خدا خوب جانتا ہے کہ واقعی اس کا وفادار دوست کون ہے اور کون غدار اور دُنیا کو مقدم رکھنے والا ہے۔ سو تم اگر ایسے وفادار ہو جاؤ گے تو تم میں اور تمہارے غیروں میں خدا کا ہاتھ ایک فرق قائم کر کے دکھلائے گا۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۶ طبع اوّل)

پس اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو اور تم دُنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی فلاح پاؤ۔

والسّلام　خاکسار

مرزا طاہر احمد

امام جماعتِ احمدیہ

صحابہ کرامؓ کی تین بیعتیں

(مکرم خالد رشید رانا صاحب ۔ کولون ۔ مغربی جرمنی)

کسی پیغمبر یا اُس کے نائب یعنی خلیفہ، ولی یا صاحبِ نسبت بزرگ کے ہاتھوں میں ہاتھ دیکر اپنے گناہوں سے تائب ہونا اور اُس بزرگ کی اطاعت کا اقرار کرنا دینی اصطلاح میں بیعت کہلاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر اُس شخص سے جو داخلِ اسلام ہوتا بیعت لیا کرتے اور اُس سے بُرے اعمال کے ترک اور اچھے کاموں کے کرنے کا عہد لیتے تھے۔ طریقۂ بیعت اپنی ظاہری صورت کے ساتھ ایک معنوی حیثیت بھی رکھتا ہے جسے علمِ معرفت کی زبان میں رابطہ یا نسبت کہتے ہیں۔ یہ ایک رُوحانی قوّت ہوتی ہے اور خاموشی کے ساتھ صاحبِ نسبت سے نسبت لینے والے کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اِس روحانی قوّت کا ایک اور نام بھی ہے جسے قوّتِ افادہ یا افاضہ کہتے ہیں۔ یہ قوّت اُس وقت تک اپنا اثر نہیں دکھا سکتی جب تک نسبت لینے والے میں قوّتِ استفادہ یا استفاضہ موجود نہ ہو۔ خلفائے راشدین کے دَور تک ہر مسلمان کا فرض تھا کہ وہ خلیفۂ وقت کی بیعت کرے۔ جب خلافت کی جگہ امارت نے لے لی تو بزرگانِ دین نے لوگوں سے احکامِ خداوندی کی تعمیل کے لئے بیعت لینا شروع کر دی۔ ان کے علاوہ امیر بھی جب برسرِ اقتدار آتے تو عوام سے بیعت لیتے۔

آنحضرتؐ کی مشہور بیعتیں

بیعتِ عقبہ اُولیٰ:۔ مکّہ اور طائف کے مُشرکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دل برداشتہ کر دیا تو اللہ نے تبلیغِ اسلام کا ایک نیا باب کھول دیا۔ یثرب سے ہر سال لوگ حج کرنے مکّہ آیا کرتے تھے۔ حضور اکرمؐ نے اُن کے سامنے اِسلام پیش کیا۔ وہ یہودیوں سے ایک نئے نبی کے آنے کی پیشگوئیاں سُنتے رہتے تھے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ یہ وہی رسول ہیں۔ قبیلہ خزرج کے

چھ آدمی مسلمان ہوگئے انہوں نے واپس جاکر اسلام کا پیغام دوسرے لوگوں تک پہنچایا۔ اگلے سال حج کے موقع پر یثرب کے بارہ آدمیوں نے حضورؐ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بارہ نبوی کا واقعہ ہے۔ بیعت اس جگہ لی گئی جہاں اب مسجد عقبہ ہے۔ اسے بیعتِ عقبۂ اولیٰ کہتے ہیں۔ اس بیعت کے بعد حضورؐ نے ان بارہ آدمیوں کی درخواست پر مصعب بن عمیرؓ کو بطور قاری یعنی مبلّغ اُن کے ساتھ روانہ کر دیا۔ مصعب بن عمیرؓ نے مدینہ پہنچ کر اسعدؓ بن زرارہ کے مکان پر قیام کیا اور اسی مکان کو تبلیغی مرکز بنا کر تبلیغِ اسلام کے کام میں ہمہ تن مصروف ہوگئے۔ بیعتِ عقبہ اولیٰ کی شرائطِ بیعت مندرجہ ذیل تھیں:۔

۱۔ ہم خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور کسی کو اس کا شریک نہیں بنائیں گے۔
۲۔ ہم چوری اور زنا کاری کے پاس نہ پھٹکیں گے۔
۳۔ اپنی لڑکیوں کو قتل نہیں کریں گے۔
۴۔ کسی پر جھوٹی تہمت نہ لگائیں گے۔
۵۔ چغل خوری نہ کریں گے۔
۶۔ ہر اچھی (معروف) بات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔

بیعتِ عقبۂ ثانیہ:۔ تیرہ نبوی میں حج کے موقع پر مدینہ منورہ کے پچھتر آدمیوں نے عقبہ کے مقام پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی جسے بیعتِ عقبہ ثانیہ کہتے ہیں۔ مدینہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی کہ آپؐ اور آپؐ کے رفقاء مدینہ تشریف لے چلیں وہاں اسلام کی تبلیغ کے لئے زیادہ کام ہوسکے گا۔ رسول اللہؐ نے آمادگی ظاہر کی۔ حضرت عباسؓ بھی وہاں موجود تھے مگر ابھی اسلام نہیں لائے تھے انہوں نے کہا محمدؐ اپنے خاندان میں معزز ہیں ہم نے آج تک ان کی مدد کی ہے اور دشمن کے سامنے سینہ سپر رہے ہیں اب یہ تمہارے ساتھ جانا چاہتے ہیں اگر تم مرتے دم تک ان کا ساتھ دے سکو تو بہتر ورنہ ابھی سے جواب دے دو۔ اس پر خزرج کے سرداروں نے دوبارہ حلفِ وفاداری اُٹھایا۔

بیعتُ الرضوان:۔ ہجرت کے بعد چھ سال تک مسلمان خانہ کعبہ کی زیارت کو مکّہ نہ جاسکے ۶ھ میں رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم چودہ سو مسلمانوں کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کرنے کے لئے مدینہ سے روانہ ہوئے۔ قریش نے تہیّہ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کو حج نہ کرنے دیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے مقام پر قیام کیا اور اہلِ مکّہ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ ہمارا مقصد جنگ کا

نہیں ہم حج کرنے آئے ہیں لیکن قریشِ مکّہ کے ساتھ تمام بات چیت بے سُود ثابت ہوئی۔ آخر رسول خدا ؐ نے حضرت عثمان رضؓ کو سفیر بنا کر مکّہ بھیجا کہ وہ قریش سے بات چیت کریں قریش نے حضرت عثمان رضؓ کو مکّہ میں ہی روک لیا۔ اس سے مسلمانوں کو خدشہ پیدا ہؤا کہ کہیں حضرت عثمان رضؓ کو شہید نہ کر دیا گیا ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر تمام صحابہ رضؓ سے جاں نثاری کی بیعت لی کہ جب تک حضرت عثمان رضؓ کا قصاص نہیں لیں گے اس جگہ سے نہیں ٹلیں گے۔ اس بیعت کو بیعت الرضوان کہتے ہیں۔ اور وہ درخت جس کے نیچے بیٹھ کر یہ بیعت ہوئی شجرۃ الرضوان کہلاتا ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ الفتح میں اِس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

تاریخِ اسلام کا ایک ورق

حضرت عمر رضؓ کا ہرمز سے مشورہ — مثال ایک پرندہ کی

جن دنوں ایران سے جنگ ہو رہی تھی اُن دنوں کی بات ہے اہواز کے ہرمز مسلمان ہو گئے تو حضرت عمر رضؓ نے ان سے مشورہ طلب کیا۔ ہرمز نے کہا مسلمانوں سے لڑنے والوں کی مثال ایک پرندہ کی ہے جس کا سر، دو پَر اور دو ٹانگیں ہوں۔ اگر دو پَروں میں سے ایک پَر اس کا ٹوٹ جائے تو ایک پَر اور ٹانگوں سے وہ اُڑتا رہے گا۔ اگر دوسرا پَر بھی ٹوٹ جائے تو ٹانگوں اور سر کی سلامتی کے باعث بھاگتا پھرے گا۔ اگر اس کا سر کُچل دیا جائے تب دونوں ٹانگیں اور پَر بھی بیکار ہو جائیں گے۔ کسریٰ سر ہے ایک پَر قیصر ہے اور دوسرا پَر فارس ہے۔ آپ مسلمانوں کو کہیں کسریٰ پر چڑھائی کریں۔ ایک روایت میں ہے ہرمز نے پہلے یہ مشورہ دیا آپ پَر کاٹ دیں سر مطیع ہو جائے گا لیکن حضرت عمر رضؓ نے یہ مشورہ قبول نہ کیا تب اُس نے سر کے کُچلنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ خبیر بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضؓ نے نعمان بن مقرن کی زیرِ قیادت لشکر بھجوایا جب لشکر آگے بڑھا تو اُدھر کسریٰ کے گورنر کی زیرِ قیادت چالیس ہزار کا لشکر نکلا۔ قائدِ لشکر نے لشکر سے نکل کر ترجمان کی مدد سے کہا میں آپ کے کسی ذمہ دار آدمی سے گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اس پر مغیرہ رضؓ بن شعبہ اسلامی لشکر سے گفتگو کے لئے باہر آئے اور فرمایا پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو۔ اُس نے کہا تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ مغیرہ رضؓ نے کہا ہم عرب لوگ سخت تنگ دست، تنگ حال۔ کھجوریں کھانے والے اور کبھی اس کی گٹھلی کو چُوس کر گزارہ کرنے والے۔ اُون اور بالوں کا بنا ہؤا موٹا کُھردرا لباس پہننے والے۔ درختوں اور پتھروں کی پُوجا کرنیوالے تھے۔ زمینوں اور آسمانوں کے خالق نے ہم میں اپنا رسول مبعوث فرمایا۔ ہم اُس رسول کے حسب و نسب سے واقف تھے اُس نے ہمیں کہا کہ ایک خدا کی ہم عبادت کریں۔ اُس کے حکم کے تحت ہماری تم سے جنگ ہے۔ اُس نے ہمیں یہ خبر دی ہے کہ ہم میں سے جو مارا جائے گا وہ ایسی نعمتوں والی جنّت میں جائے گا جیسی کسی آنکھ نے نہیں دیکھی۔ جو بچ رہے گا وہ فاتح ہوگا۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الجزیۃ والموادعۃ مع اھل الذمہ والحرب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تورات و انجیل کی پیشگوئیاں

(مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم)

سلسلہ کے لئے دیکھیں انصاراللہ ماہ جولائی

(آخری قسط)

انجیل میں مذکورہ ایک عظیم بشارت

سورہ اعراف کی آیت ۱۵۸ جو آغاز مضمون میں تحریر کر چکا ہوں اس میں تورات و انجیل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کے ذکر کے متعلق بیان کیا گیا جن میں سے چند ایک گذشتہ صفحات میں پیش کی گئیں کہ وہ کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود میں پوری ہو چکی ہیں تاہم قرآن کریم کی سورہ الصف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی ایک عظیم بشارت کا ذکر کیا گیا جس کے بیان کے بغیر یہ مضمون مکمل نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًاۢ بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ　(سورۃ الصّف آیت ۷)

یعنی۔ اور یاد کرو جب عیسیٰ ابن مریم نے اپنی قوم سے کہا اے بنی اسرائیل میں اللہ کی طرف سے تمہاری طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ جو کلام میرے آنے سے پہلے نازل ہو چکا ہے یعنی تورات اس کی پیشگوئیوں کو میں پورا کرتا ہوں اور ایک ایسے رسول کی بھی خبر دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اس بشارت کو یوحنا نے اپنی انجیل میں لکھا ہے:۔

" اگر تم مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکم مانو اور مَیں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا تسلّی دینے والا بخشے گا کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے بلکہ رُوح الحق " (یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵-۱۷)

" لیکن فارقلیط (تسلّی دینے والا) یعنی رُوح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا اور سب باتیں جو کچھ کہ مَیں نے تمہیں کہی ہیں تمہیں یاد دلاوے گا " (یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۶)

" مَیں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر مَیں نہ جاؤں تو تسلّی دینے والا تم پاس نہ آئے گا پر اگر مَیں جاؤں تو مَیں اسے تم پاس بھیج دوں گا ..." (یوحنا باب ۱۶ آیت ۷)

" میری اَور بہت سی باتیں ہیں کہ مَیں تمہیں کہوں پر اَب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی رُوحِ حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادے گی، اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سُنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کرے گی ..." (یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲-۱۴)

یہ پیشگوئی بھی سوائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی پر صادق نہیں آتی۔ بے شک اس میں یہ لکھا ہے کہ باپ میرے نام سے اسے بھیجے گا لیکن نام سے بھیجنے کے یہی معنے ہیں کہ میری تصدیق کرے گا چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح علیہ السلام کی تصدیق کی اور آپ کو راستباز قرار دیا اور اعلان فرمایا کہ جو لوگ آپ کو لعنتی کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ مسیح خدا کا برگزیدہ اور اس کا رسول ہے۔ اس جگہ یہ صاف لکھا گیا ہے " وہی تمہیں سب باتیں سکھائے گا" نیز " تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاوے گا۔" اور استثناء باب ۱۸ کی پیشگوئی میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ " جو کچھ مَیں اسے فرماؤں گا وہ سب ان سے کہے گا" (آیت ۱۸)

پس اِس پیشگوئی میں استثناء باب ۱۸ والے نبی کی ہی خبر دی گئی ہے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق آتی ہے اور آپ ہی کا وجود دُنیا کو تسلّی دینے والا تھا اور یوحنا انجیل کی مندرجہ بالا پیشگوئی کا لفظ لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صادق آتا ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۶ میں رُوح القدس کو تسلّی دینے والا قرار دیا گیا ہے مگر یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ اس کے بالکل برعکس

اور متضاد بیان دے رہا ہے :-

"تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو تسلّی دینے والا تم پاس نہیں آئے گا"۔

یہاں مسیحؑ نے صاف الفاظ میں فرما دیا ہے کہ ان کا جانا یعنی ان کی وفات آنے والے کیلئے ایک جزوِ لاینفک ہے۔

علاوہ ازیں عہد نامہ جدید میں لکھا ہے کہ یوحنا ماں کے پیٹ ہی سے رُوح القدس سے بھر گیا۔ (لوقا باب ۱ آیت ۱۵) پھر خود مسیح علیہ السلام کے متعلق لکھا ہے کہ کبوتر کی شکل میں رُوح القدس اُترا۔ (متی باب ۳ آیت ۱۷)

تو رُوح القدس کا نزول تو مسیحؑ سے پہلے اور آپ کے وقت میں بھی ہؤا۔ پھر ان الفاظ "اگر میں نہ جاؤں تو تسلّی دینے والا تم پاس نہیں آئے گا" سے کیا مراد ہے یقیناً اس سے مراد رُوح القدس ہرگز نہیں ہے کیونکہ یہ بات عام ہے کہ رُوح القدس مسیحؑ کے ساتھ لازم و ملزوم تھا اور ہم ایک لمحہ کے لئے تصوّر بھی نہیں کر سکتے کہ یسوع مسیح رُوح القدس سے عاری تھا بلکہ مسیح علیہ السلام کی عزّت تو تقاضا کرتی ہے کہ ہم ان کے حواریوں کو بھی جو اپنے آقا کی صحبت سے فیضیاب تھے رُوح القدس کی صحبت سے محروم خیال نہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے متعلق تو قرآن کریم فرماتا ہے وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (سورۃ المجادلہ آیت ۲۳) یعنی اور اس نے ان کو تائید کی اپنی رُوح کے ساتھ۔

پس تسلّی دینے والا روح القدس کے علاوہ موعود ہے جس کی آمد کی پیشگوئی کی گئی ہے اس سے مسیحیوں کی تاویل کا پول کُھل کر سامنے آجاتا ہے کہ یوحنا کی یہ پیشگوئی اعمال باب ۲ آیت ۴ کے مطابق حواریوں پر رُوح القدس کے نزول سے پوری ہوگئی۔ اعمال کی کتاب سے معلوم نہیں ہوتا کہ مسیحؑ کے فرمانے سے حواری کچھ بھول گئے تھے اور اس رُوح القدس نے جو حواریوں پر اُتری حواریوں کو کچھ یاد دلایا جیسا کہ یوحنا باب ۱۶ آیت ۷ میں اس روح کی تعریف میں لکھا گیا ہے کہ وہ رُوحِ پاک میرے نام سے ہر بات تم کو سکھلاوے گی اور یاد دلاوے گی تم کو وہ باتیں جو میں نے کہی ہیں۔

پس نبیٔ عربی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ یاد دلایا۔ عیسائی مسیحؑ کی انسانیت بھول گئے تھے۔ عام بُت پرستوں کی طرح الوہیت کو انسانیت سے ملا دیا تھا۔ مسیحؑ کو معبود

بنا رکھا تھا۔ اسی کو کفارہ اپنے معاصی کا بنا رہے تھے۔ نبئ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ یاد دلایا اور سیدھا راستہ بتایا۔

یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲ میں ہے "میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ رُوحِ حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتادے گی"۔

یہ فقرہ عیسائیوں پر حُجّت ہے۔ اِس میں کوئی نیا حکم نہیں سُنایا۔ تثلیت تو بقول عیسائیوں کے خود مسیح فرما چکے تھے پولوس کی کارستانیوں نے تو کچھ گھٹایا ہے بڑھایا نہیں ہاں اس رُوح القدس یا رُوح الحق نے جسے فارقلیط کہا گیا ہے عبداللہ اور آمنہ کے گھر جنم لیا صدہا احکام حلت و حرمت اور عبادات و معاملات کے قوانین مسیحی تعلیم پر بڑھا دئے اور اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ (یعنی آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے) کی آیتِ قرآنی کے ذریعے "ساری سچائی کی راہ بتاوے گی" کی انجیلی پیشگوئی پر مُہرِ تصدیق ثبت کر دی۔

پھر یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۳ میں ہے "وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سُنے گی سو کہے گی" یہی مضمون قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آیا ہے۔

(۱) وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ٥ (سورۃ النجم آیت ۴، ۵) اور وہ اپنی خواہش نفسانی سے کلام نہیں کرتا بلکہ وہ یعنی اس کا پیش کردہ کلام قرآن مجید صرف خدا کی طرف سے نازل ہونے والی وحی ہے۔

(۲) اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ (سورہ انعام آیت ۵۱) میں تو صرف اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف الہام کیا گیا ہے۔

(۳) قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ ۚ (سورہ یونس آیت ۱۶) تو انہیں کہہ کہ یہ میرا کام نہیں کہ میں اس میں اپنی طرف سے کوئی تغیرّ و تبدّل کر دوں میں تو جو کچھ مجھ پر وحی سے حکم نازل کیا جاتا ہے اسی کی پیروی کرتا ہوں۔

قرآن کریم نے برملا اعلان کیا کہ مسیح نے احمد کی بشارت دی اور یہ بشارت نبئ عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے سامنے پڑھ کر سُنائی اور کسی کو انکار کرنے کا موقع نہیں ملا۔

یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵ میں ہے "دوسرا تسلی دینے والا" اور عربی کی کتبِ لغت میں حمد کے مادے میں لکھا ہے:

العوہ احمد

دوسرے آنے والے سے مراد "احمد" صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ پس یہ بشارتِ قرآنیہ "وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ" یوحنا باب ۱۴ آیت ۱۵ کے بالکل مطابق ہے۔

قرآن کریم اور بائیبل میں ایک متقابلانہ نظر ڈالنے سے واضح ہوتا ہے کہ آنے والے موعود کی تصریح دونوں میں حرف بحرف ایک ہی طرح کی ہے۔

بائیبل میں "تسلی دینے والے" کو رُوحِ حق کے نام سے بھی مکرر ذکر کیا گیا ہے اور بائیبل میں کسی جگہ بھی رُوح القدس کو رُوحِ حق کے نام سے پکارا نہیں گیا۔ علاوہ ازیں مسیح نے ایک "دوسرے تسلی دینے والے" کی آمد کی پیشگوئی کی ہے۔ بلاشک وشبہ مسیح خود بھی ایک تسلی دینے والا تھا لہٰذا دوسرا تسلی دینے والا مسیح کی طرح ایک بشر انسان ہی ہونا چاہیئے اور بعینہٖ قرآنی تصویر اس موعود کی یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَھَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا ۝ (سورہ بنی اسرائیل آیت ۸۲) سب لوگوں سے کہہ دے کہ بس اب حق آگیا ہے اور باطل بھاگ گیا ہے اور باطل تو ہے ہی بھاگنے والا۔

جب یہ ظاہر و باہر ہے کہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم رُوحِ حق یا حق تھے تو الحق میں الف لام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس حق یا رُوحِ حق کے آنے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ آگیا ہے۔

بائیبل کے الفاظ "تسلی دینے والے" کے متعلق "رُوحِ حق جسے دُنیا پا نہیں سکتی کیونکہ نہ اسے دیکھتی ہے اور نہ اسے جانتی ہے"۔ موعود کے متعلق یہ واہمہ شاید ڈالے کہ وہ بشر انسان نہیں بلکہ رُوح ہے جو دیکھی نہ جاسکے۔ لیکن کیا یہی بائیبل اس محاورہ کو متعدد جگہ استعمال نہیں کرتی کہ "کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے" اور پھر "دیکھتے ہوئے وہ نہ دیکھیں" بلکہ درحقیقت "تسلی دینے والے" کے متعلق ایک اور ثبوت ان الفاظ میں ہے کیونکہ قرآن کریم نے بعینہٖ یہی الفاظ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق استعمال فرمائے ہیں:۔

وَ اِنْ تَدْعُوْھُمْ اِلَی الْھُدٰی لَا یَسْمَعُوْا ط وَ تَرٰھُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْکَ وَ ھُمْ

لَا یُبْصِرُوْنَ ٥ (الاعراف آیت ۱۹۹)

اور اگر تم ان کو ہدایت کی طرف بلاؤ تو وہ سُن نہیں سکتے اور تُو ان کو دیکھتا ہے کہ گویا وہ تجھے دیکھ رہے ہیں حالانکہ وہ تجھے نہیں دیکھ رہے۔

پھر پیشگوئی میں "تسلّی دینے والے" اور "رُوحِ حق" کا ایک کام یہ بیان کیا گیا ہے کہ "وہ میری بزرگی کرے گا"۔ یہ علامت بتا رہی ہے کہ وہ موعود کسی غیر قوم کا ہوگا اور بظاہر اس کو مسیح کے ساتھ کوئی نسلی یا ملّی تعلق نہیں ہوگا مگر اس وجہ سے کہ وہ راستباز ہوگا اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوگا غیر قوم میں سے ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے آپ کو راستبازوں کی عزّت کا نگران سمجھے گا اور ان کی عزّت کی حفاظت کرے گا۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمٰعیلی نبی تھے عیسائی یا یہودی نہیں تھے مگر باوجود اس کے دیکھو کس طرح انہوں نے مسیح کی عزّت کی حفاظت کی اور اس کی بزرگی کی۔

یہود نامسعود نے خدا تعالیٰ کے پاک مسیح پر گندے اتہامات لگائے آپ کی پیدائش کو نعوذ باللہ ناجائز قرار دیا اور اپنے زعم میں صلیب پر مار کر ملعون قرار دیا عیسائیوں نے صلیبی موت کو قبول کر کے حضرت مسیح کا ملعون ہونا تسلیم کیا مگر اسے اپنے غلط عقیدہ سے اپنے گناہوں کے لئے اس لعنت کو لے کر ان کے لئے کفارہ ہونا اختراع کر لیا۔

حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم "تسلّی دینے والا" اور "رُوحِ حق" بن کر تشریف لائے اور حضرت مسیح کو ان تمام الزامات واتہامات سے جو آپ کے دشمنوں اور بھٹکے ہوئے متبعین نے ان پر لگائے تھے پاک قرار دیا آپ پر اُترنے والی وحی نے واشگاف الفاظ میں اعلان کیا:-

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰۤى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

(اٰل عمران آیت ۵۶)

یعنی اس وقت کو یاد کرو جب اللہ نے کہا کہ اے عیسیٰ میں تجھے طبعی طور پر وفات دوں گا اور تجھے اپنے حضور عزّت بخشوں گا اور کافروں کے الزامات سے تجھے پاک کروں گا اور جو تیرے پیرو ہیں انہیں ان لوگوں پر جو منکر ہیں قیامت کے دن تک غالب رکھوں گا۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں یہود کی نسبت فرماتا ہے:-

وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ٥ وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ

إِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ۚ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۝ بَل رَّفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝
وَإِن مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ
عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبَاتٍ
أُحِلَّتْ لَهُمْ ۔ (النسآء آیت ۱۵۷ تا ۱۶۱)

یعنی یہود کے کفر کی وجہ سے اور ان کے حضرت مریم پر نہایت گندہ الزام لگانے کی وجہ سے اور ان کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح بن مریم کو قتل کر دیا ہے جو اللہ کا رسول تھا حالانکہ انہوں نے نہ تو اس کو تلوار سے مارا اور نہ صلیب پر لٹکا کر مارا۔ صرف ان کو ایک شبہ پیدا ہو گیا کہ وہ صلیب پر مر گیا ہے مگر یہ صرف شبہ تھا انہیں ایسا یقین نہ تھا۔ چنانچہ خود ان کی قوم میں یہ اختلاف چلا آیا ہے اور وہ اس کے بارے میں کسی یقینی بات پر قائم نہیں۔ ان کو اس بات کا علم حاصل نہیں بلکہ صرف تخمینی طور پر یہ بات کہتے ہیں اور یہ قطعی بات ہے کہ وہ اس کے مارنے میں کامیاب نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو صلیب کی لعنتی موت سے بچا کر اپنے مقربوں میں جگہ دی اور اللہ تعالیٰ غالب اور حکمت والا ہے۔ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے اس کے متعلق ایمان ظاہر کرتا رہے گا کہ وہ صلیب پر مر گیا ہے لیکن قیامت کے دن مسیح اُن کے اُوپر گواہی دے گا کہ انہوں نے اس پر یہ الزام لگا کر کہ وہ صلیب پر مر گیا ہے افترا کیا ہے۔ پس یہودیوں کے ان ظلموں کی وجہ سے ہم نے اُن آسمانی نعمتوں سے ان کو محروم کر دیا جو پہلے ان کا حق سمجھی جاتی تھیں۔

انجیل یوحنا کی اس پیشگوئی میں "تسلی دینے والا" اور "رُوحِ حق" کی ایک یہ علامت بیان کی گئی ہے کہ "تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا" یہ علامت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اسی طرح پوری ہوئی کہ جس قدر آئندہ کی خبریں آپ نے دیں اور وہ نہ صرف آپ کے زمانہ میں پوری ہوئیں بلکہ ہر زمانہ میں کسی نہ کسی آئندہ کی خبر کا وقوع ہو کر آپ کی صداقت کا بیّن ثبوت اور عیسائیوں یہودیوں کے لئے بالخصوص اور دیگر غیر مسلموں کے لئے بالعموم حُجتِ قاطع اور بُرہانِ ساطع کا کام دیتی رہیں بلکہ آپ کی بتائی ہوئی آئندہ کی خبریں ہمارے اس زمانہ میں اتنی بڑی تعداد میں پوری ہوئی ہیں کہ تمام انبیاء کی مجموعی پیشگوئیاں بھی اتنی تعداد میں نہیں بتائی گئیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ان آئندہ کی خبروں کا سلسلہ قیامت تک ممتد ہوتا چلا جا رہا ہے۔

وہ آئندہ کی خبریں جو آپ کے زمانہ میں پوری ہوئیں مثلاً

(۱) مکّہ میں بے سروسامانی کی حالت میں وحی ہوتی ہے أَمْ يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ مُّنتَصِرٌ ۝ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ ۝ (القمر آیت ۴۵، ۴۶) کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جماعت ہیں جو غالب آ کر

رہیں گے۔ ان کی جماعت کو عنقریب شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

اور یہ جنگِ احزاب کی فتح سے پوری ہوتی ہے اس جنگ کے موقع پر جبکہ تمام قبائلِ عرب مدینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور منافقین کہہ رہے تھے مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (الاحزاب آیت ۱۳) اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے صرف ایک جھوٹا وعدہ کیا۔

تاہم مومنوں نے خدائی وعدوں پر یقین کرتے ہوئے کہا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَمَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِيْمَانًا وَّ تَسْلِيْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳) یہ وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں بڑھایا۔

(۲) مکّہ میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکّہ چھوڑنے اور پھر فاتح ہونے کی صورت میں واپسی کی خبر دی جاتی ہے۔ سورۃ القصص مکّی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ۔ وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے اس مقام کی طرف لوٹا کر لائے گا جس کی طرف لوگ لوٹ کر آتے ہیں۔ یہ غیب کی خبر اس وقت پوری ہوئی جب آپ دس ہزار قدوسی صحابہ کے ساتھ فاتحانہ شان میں مکّہ میں داخل ہوتے ہیں۔

(۳) قیصر و کسریٰ کے خزانوں کا مسلمانوں کے قبضہ میں آنے کی پیشگوئی۔ سراقہ بن مالک کے ہاتھ میں ان میں سے سونے کے کڑے پہنے ہوئے دیکھ کر اس کو جب وہ آپ کے قتل کے لئے آیا تھا بتانا اور اس کا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پورا ہونا۔

(۴) قرآن کریم کی وحی کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرعون کی لاش کے محفوظ ہونے کی خبر دینا ہے۔ سورہ یونس کی آیات ۹۱ - ۹۳ میں تفصیلی ذکر ہے اور اس زمانہ میں اس کی لاش کا محفوظ ملنا اور مصر کے عجائب خانہ میں موجود ہونا۔

(۵) قرآن کریم کی وحی کے ذریعہ آئندہ زمانہ میں دو سمندروں کا ملنا۔ فرمایا مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝ ...... يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ۝ (الرحمٰن آیت ۲۰ تا ۲۳) اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے سردست ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہو سکتے ..... ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

اِس میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیشگوئی ہے۔ فرمایا دو سمندر قریب قریب ہیں لیکن ان کے درمیان

رہیں گے۔ان کی جماعت کو عنقریب شکست دی جائے گی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔

اور یہ جنگِ احزاب کی فتح سے پوری ہوتی ہے اس جنگ کے موقع پر جبکہ تمام قبائل عرب مدینہ کا محاصرہ کئے ہوئے تھے اور منافقین کہہ رہے تھے مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ (الاحزاب آیت ۱۳) اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے صرف ایک جھوٹا وعدہ کیا۔

تاہم مومنوں نے خدائی وعدوں پر یقین کرتے ہوئے کہا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ز وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا ۝ (الاحزاب آیت ۲۳) یہ وہی لشکر ہیں جن کا اللہ اور رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں بڑھایا۔

(۲) مکہ میں ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ چھوڑنے اور پھر فاتح ہونے کی صورت میں واپسی کی خبر دی جاتی ہے۔سورۃ القصص مکی ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ۔ وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا ہے اپنی ذات کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ وہ تجھے اس مقام کی طرف لوٹا کر لائے گا جس کی طرف لوگ لوٹ کر آتے ہیں۔یہ غیب کی خبر اس وقت پوری ہوئی جب آپ دس ہزار قدوس صحابہ کے ساتھ فاتحانہ شان میں مکہ میں داخل ہوتے ہیں۔

(۳) قیصر وکسریٰ کے خزانوں کا مسلمانوں کے قبضہ میں آنے کی پیشگوئی۔سراقہ بن مالک کے ہاتھ میں ان میں سے سونے کے کڑے پہنے ہوئے دیکھ کر اس کو جب وہ آپ کے قتل کے لئے آیا تھا بتانا اور اس کا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پورا ہونا۔

(۴) قرآن کریم کی وحی کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرعون کی لاش کے محفوظ ہونے کی خبر دینا ہے۔سورہ یونس کی آیات ۹۱-۹۳ میں تفصیلی ذکر ہے اور اس زمانہ میں اس کی لاش کا محفوظ ملنا اور مصر کے عجائب خانہ میں موجود ہونا۔

(۵) قرآن کریم کی وحی کے ذریعہ آئندہ زمانہ میں دو سمندروں کا ملنا۔فرمایا مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ ۝ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ۝ ...... یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ الْمَرْجَانُ ۝ (الرحمٰن آیت ۲۰ تا ۲۳) اس نے دو سمندروں کو اس طرح چلایا ہے کہ وہ ایک وقت میں مل جائیں گے سر دست ان کے درمیان ایک پردہ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے میں داخل نہیں ہوسکتے ..... ان دونوں سمندروں میں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں۔

اِس میں نہر سویز اور نہر پاناما کی پیشگوئی ہے۔فرمایا دو سمندر قریب قریب ہیں لیکن ان کے درمیان

خشکی سے ایک دن وہ مل جائیں گے۔ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں سے موتی اور مونگا نکلتا ہے۔ یہ دونوں چیزیں سویز اور پاناما سے بکثرت نکلتی ہیں اور دونوں نہروں سے بحیرہ قلزم اور احمر کو ایک طرف ملا دیا اور دوسری طرف بحر اوقیانوس اور بحر الکاہل کو ملا دیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آئندہ کی خبروں کے لئے دیگر آیاتِ قرآنی اور احادیث کے علاوہ سورہ التکویر، الانفطار، الانشقاق، الزلزال کا مطالعہ بتائے گا کہ موجودہ زمانہ میں ان سورتوں میں بتائی گئی آئندہ کی خبریں کیسے پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔

المختصر یہ کہ انجیل یوحنا میں آنے والے موعود کی پیشگوئی کا ایک ایک لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پورا ہوا۔

یاد رکھنے کے لائق بات

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ پیشگوئیوں اور رؤیا اور مکاشفات میں یہ ضروری نہیں ہے کہ ہو بہو موافق الفاظ پوری ہوں بلکہ بسا اوقات قرائن قویہ کی وجہ سے ان الفاظ کی تاویل ہوتی ہے اور فی الحقیقت وہی ان کا مقصد اور موضوع ہوتا ہے اور بظاہر لوگ برخلاف الفاظ ظاہری دیکھ کر ان پر اعتراض کرتے اور ان کے مصداق کو مفتری اور کذاب کہنے لگ جاتے ہیں ایسے معترضین کے اعتراض محض قلتِ تدبر یا آسمانی کتابوں یا رسولوں کی بشارات سے عدم علم کی وجہ سے ہوتے ہیں ورنہ حقیقت شناس اور ماہرینِ علم بشارات ایسی جلد بازی نہیں کرتے اور وہ ہر پہلو پر غور اور فکر کرنے کے بعد صحیح نتیجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔

اور دوسرا اللہ تعالیٰ کا ایسی پیشگوئیوں کے اظہار سے یہ بھی مقصود ہوتا ہے کہ اس شخص کی خلق اللہ میں جن کی ہدایت کے لئے وہ اس کو مامور کرتا ہے عزّت اور عظمت ظاہر ہو اور معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی اس مامور من اللہ کے ساتھ کیسی معیت ظاہر ہوتی ہے اِس لئے وہ پیش از وقت اس کے ذریعہ سے ایک غیب کی بات جہان میں ظاہر کراتا ہے اور جب اس کا وقوع اس طرح ہو جاتا ہے جیسا اُسی خدا کے مرسل نے ابتداء ہی میں بتایا تھا تو پھر ان لوگوں میں اس خدا کے بھیجے ہوئے کی گہری محبت دل پر بیٹھ جاتی ہے اور وہ اس کے نقشِ قدم پر چل کر اس ناپاک اور گندی زندگی سے نجات پاکر ابدی زندگی کے وارث بن جاتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ احیاء

مناسب ہوگا کہ میں یہ مضمون حضرت مرزا غلام احمد بانیٔ سلسلہ احمدیہ (آپ پر اللہ تعالیٰ کی تا ابد رحمتیں اور

برکتیں نازل ہوں) کے ایک اقتباس کے ساتھ ختم کروں آپ فرماتے ہیں :-

"قیامت کا نمونہ رُوحانی حیات کے بخشنے میں اس ذات کامل الصفات نے دکھلایا جس کا نام نامی محمد ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ سارا قرآن اوّل سے آخر تک یہ شہادت دے رہا ہے کہ یہ رسول اس وقت بھیجا گیا تھا کہ جب تمام قومیں دُنیا کی رُوح میں مرچکی تھیں اور فسادِ رُوحانی نے برّ و بحر کو ہلاک کر دیا تھا تب اس رسول نے آکر نئے سرے سے دُنیا کو زندہ کیا اور زمین پر توحید کا دریا جاری کر دیا۔ اگر کوئی منصف فکر کرے کہ جزیرہ عرب کے لوگ اوّل کیا تھے اور پھر اس رسولؐ کی پیروی کے بعد کیا ہوگئے اور کیسی ان کی وحشیانہ حالت اعلیٰ درجہ کی انسانیت تک پہنچ گئی اور کس صدق وصفا سے انہوں نے اپنے ایمان کو اپنے خونوں کے بہانے سے اور اپنی جانوں کے فدا کرنے اور اپنے عزیزوں کو چھوڑنے اور اپنے مالوں اور عزّتوں اور آراموں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں لگانے سے ثابت کر دکھلایا۔ تو بلاشبہ ان کی ثابت قدمی اور ان کا صدق اور اپنے پیارے رسول کی راہ میں ان کی جانفشانی ایک اعلیٰ درجہ کی کرامت کے رنگ میں اس کو نظر آئے گی وہ پاک نظر ان کے وجودوں پر کچھ ایسا کام کر گئی کہ وہ اپنے آپ سے کھوئے گئے اور انہوں نے فنافی اللہ ہو کر صدق اور راستبازی کے وہ کام دکھلائے جس کی نظیر کسی قوم میں ملنا مشکل ہے اور جو کچھ انہوں نے عقائد کے طور پر حاصل کیا تھا وہ یہ تعلیم نہ تھی کہ کسی عاجز انسان کو خدا مانا جائے یا خدا تعالیٰ کو بچوں کا محتاج ٹھہرایا جائے بلکہ انہوں نے حقیقی خدائے ذوالجلال جو ہمیشہ سے غیر متبدل اور حیّ وقیوم اور ابن اور اب ہونے کی حاجات سے منزّہ اور موت اور پیدائش سے پاک ہے بذریعہ اپنے رسول کریم کے شناخت کر لیا تھا اور وہ لوگ سچ مچ موت کے گڑھے سے نکل کر پاک حیات کے بلند مینار پر کھڑے ہو گئے تھے اور ہر ایک نے ایک تازہ زندگی پالی تھی اور اپنے ایمانوں میں ستاروں کی طرح چمک اُٹھے تھے۔ سو درحقیقت ایک ہی کامل انسان دُنیا میں آیا جس نے ایسے اتم اور اکمل طور پر یہ روحانی قیامت دکھلائی اور ایک زمانہ دراز کے مُردوں اور ہزاروں برسوں کے عظیم رمیم کو زندہ کر دکھلایا۔ اس کے آنے سے قبریں کُھل گئیں اور بوسیدہ ہڈیوں میں جان پڑ گئی اور اس نے ثابت کر دکھلایا کہ وہی حاشر اور وہی رُوحانی قیامت ہے جس کے قدموں پر ایک عالم قبروں میں سے نکل آیا اور بشارت رَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا تمام جزیرۂ عرب پر اثر انداز ہو گئی اور پھر اس قیامت کا نمونہ صحابہؓ تک ہی محدود نہ رہا بلکہ اس خداوند قادر قدیر نے جس نے ہر قوم اور ہر زمانہ اور ہر ملک کے لئے اس

بشیر و نذیر کو مبعوث کیا تھا ہمیشہ کے لئے جاودانی برکتیں اس کے سچے تابعداروں میں رکھ دیں اور وعدہ کیا کہ وہ نور اور وہ رُوح القدس جو اس کامل انسان کے صحابہ کو دیا گیا آنے والے متبعین اور صادق الاخلاص لوگوں کو بھی ملے گا۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۳ - ۲۰۴)

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا۔ وَھٰذِہِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

حضرت حبیب رضؓ کی استقامت

بیعتِ عقبہ میں جو عورتیں شامل ہوئیں ان میں ایک اُمّ عمارہ رضؓ بھی تھیں۔ ان کا نام نُسیبہ تھا۔ ان کے خاوند زید بن عاصم اور ان کے بیٹے حبیب اور عبداللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شامل ہوئے اُمّ عمارہ رضؓ نے اُحد کے روز حضورؐ کا دفاع کرتے ہوئے کندھے پر ایک گہرا زخم کھایا تھا۔ جنگِ یمامہ جو مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہوئی اس میں ان کا ہاتھ قلم ہوا۔ جسم پر بارہ زخم تلوار اور نیزہ سے پہنچے۔ ان کے بیٹے حبیب رضؓ کا واقعہ ہے کہ مسیلمہ کذاب نے انہیں پکڑ لیا اور ان کا ایک ایک عضو کاٹ کر انہیں شہید کر دیا۔

وہ کہتا: کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ حبیب کہتا: ہاں! محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ پھر وہ کہتا: کیا تُو گواہی دیتا ہے کہ مَیں خدا کا رسول ہوں؟ تو وہ انکار میں جواب دیتے۔ ہر انکار پر وہ حبیب رضؓ کا ایک عضو کاٹتا۔ اِس طرح ایک ایک عضو کٹوا کر مسیلمہ کے ہاتھوں وہ شہید ہو گئے لیکن محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرتے رہے اور مسیلمہ کی رسالت کا انکار۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(ابن ہشام ص۳۱۱)

درخواستِ دُعا

محترمہ امۃ المنیر صاحبہ بنت مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ایس۔ ڈی۔ او آف سدو کے ضلع گجرات کی شادی مکرم چوہدری انیس احمد صاحب ابن مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب آف مست پور ضلع سیالکوٹ سے مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۸۵ء کو سرانجام پائی۔ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب اِس شادی کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کیلئے درخواستِ دعا کرتے ہیں۔

(ادارہ)

ہانگ کانگ

(مکرم سیّد داؤد مظفر شاہ صاحب)

ماخذ: (۱) دی انسائیکلوپیڈیا آف برٹینیکا (۲) دی ٹائمز (۳) نیوزویک

(قسط نمبر ۲)

رسل و رسائل: ہانگ کانگ کی کولون کینٹن ریلوے ۲۲ میل لمبی ہے۔ یہ جزیرہ نما کولون کے شمالی حصّہ سے شروع ہو کر لووا (LOWA) کی چینی سرحد تک جاتی ہے پھر وہاں سے چین کی سرزمین تک پہنچتی ہے۔

مسافروں کو ۱۹۴۹ء سے سرحد پر ایک ٹرمینل سے دوسرے ٹرمینل تک جانے کے لئے ۳۰۰ گز پیدل چلنا پڑتا ہے لیکن ڈاک اور باربرداری کا سامان براہِ راست جاتا ہے۔ موجودہ ریلوے ٹرمینل کو بدل کر ہونگ ہام کے مقام پر نیا پروگرام بنایا گیا ہے جو کہ ہونگ ہام خلیج (کولون کی) کے جنوب کی طرف ہے۔

۶۰۰ میل پختہ سڑکیں ہیں ان میں سے ۲۰۰ میل ہانگ کانگ جزیرے پر اور ۲۰۰ میل کولون میں اور بقیہ سڑکیں نیو ٹیریٹری میں ہیں۔

ایک لاکھ پچاس ہزار گاڑیں رجسٹرڈ شدہ ہیں۔

پرائیویٹ اداروں کی طرف سے بس اور ٹرام کی سہولتیں بھی میسّر ہیں۔ تمام دُنیا سے زیادہ گندی، پُرہجوم اور پُرشور بسیں ہانگ کانگ میں پائی جاتی ہیں۔

ڈیزل سے چلنے والی کشتیاں بھی ہانگ کانگ جزیرہ کولون اور نیو ٹیریٹری کے درمیان چلتی ہیں۔

ایک دوسری کشتی والی سروس وکٹوریہ۔ ہانگ کانگ کے جزیرہ "تاسین شا تسوئی" (TSION SHA TSUI) جو کہ جزیرہ نما کولون کے جنوبی حصّہ کی طرف ہے کے درمیان چلتی ہے

ان پر ہزاروں مسافر سفر کرتے ہیں۔
سمندری جہاز بھی ہزاروں کی تعداد میں آتے ہیں۔ ان کے علاوہ کئی قسم کے بجرے اور کشتیاں بھی آتی ہیں۔
۱۹۶۶ء میں "اوشن پسنجر ٹرمینل" مکمل کیا گیا ہے۔ اس میں ۱۰۰ دکانیں، ریسٹورنٹ اور نائٹ کلب بنائے گئے۔
دو بڑی بندرگاہ پر جہازوں کی مرمّت کا کام ہوتا ہے۔
ہانگ کانگ ہزاروں ملّاحوں کی ٹریننگ کا بھی سنٹر ہے۔
کائیٹاک (KAI TAK) کے انٹرنیشنل ہوائی اڈے کو جو کہ کولون شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ہے انٹرنیشنل ایئر لائنز استعمال کرتی ہیں۔

نظم ونسق: حکومتی نظام کے ماتحت ایگزیکٹو برانچ کا سربراہ برطانیہ کی طرف سے مقرر کردہ ایک گورنر ہوتا ہے۔ وہ پانچ سابقہ افسران کی ایگزیکٹو کونسل کا سربراہ ہوتا ہے (یہ ممبران اپنی سرکاری پوزیشن کے مطابق مقرر کئے جاتے ہیں) ان کے علاوہ ۸ غیر سرکاری ممبر ہوتے ہیں جن کی گورنر خود کرتا ہے۔ ۱۹۷۱ء میں ان ۸ میں سے ۳ چینی نمائندے تھے۔
سابقہ افسران میں سے ۴ نمائندے دستور ساز کونسل کے ممبر ہوتے ہیں جن کا پریذیڈنٹ گورنر خود ہوتا ہے۔ اس کونسل کے ۸ سرکاری اور ۱۳ غیر سرکاری نمائندے گورنر کی طرف سے نامزد کئے جاتے ہیں۔ دستور ساز کونسل کا کوئی بھی نمائندہ منتخب نہیں ہوتا۔ کونسل کے مشورے سے گورنر قانون نافذ کرتا ہے۔ یہ کونسل فنانس اور اخراجات کو کنٹرول کرتی ہے۔
وکٹوریہ اور کولون کا انتظام ایک شہری کونسل کرتی ہے جس کے کچھ ممبر تو منتخب ہوتے ہیں اور کچھ غیر منتخب۔
نیو ٹیریٹری کو پانچ انتظامی ضلعوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ لوکل نمائندگان کے لئے گاؤں رُورل کمیٹیوں میں تقسیم کئے گئے ہیں ان کی تعداد ۲۷ ہے۔
رُورل کمیٹی چیئرمین، وائس چیئرمین، ججوں اور کونسلرز پر مشتمل ہوتی ہے جس کا نام ہُیونگ یی کُک (HEUNG YEE KUK) یعنی رُورل مشاورتی کونسل ہے۔
عدالتیں فُل کورٹس، سپریم کورٹس، ڈسٹرکٹ کورٹس، دی مجسٹریٹ کورٹس، ٹیننسی ٹریبونل، اور میرین (بحری) کورٹس پر مشتمل ہوتی ہیں۔ انگلستان کا قانون تھوڑے سے ردّوبدل کے ساتھ

وہاں لاگو ہے۔ عدلیہ کا سربراہ چیف جسٹس انتظامیہ سے آزاد ہوتا ہے۔

سماجی حالت: محدود جگہ پر پُر ہجوم آبادی کا سوشل لائف پر بُرا اثر پڑا ہے۔ اگرچہ ۱۹۵۳ء تا ۱۹۶۵ء ہانگ کانگ کی پبلک ہاؤسنگ ٹریکٹ میں جن کو "ری سیٹل منٹ اسٹیٹس" (RESETTLEMENT ESTATES) کہا جاتا ہے ایک لاکھ ۲۵ ہزار سے لے کر ۷ لاکھ ۵۵ ہزار افراد کو بسایا گیا لیکن خانہ بدوش آبادی ۱۹۷۰ء میں ۳ لاکھ ۶۰ ہزار ہی رہی۔

کرایہ جات زیادہ ہیں۔ زیادہ تر مکان حکومت کی ملکیت ہیں۔

سِل کا مرض ہانگ کانگ میں تشویشناک حد تک پھیلا ہوا ہے۔ غیر صحتمند ماحول اور گنجان آبادی کی وجہ سے اس قسم کی دیگر بیماریاں وہاں عام ہیں۔

گورنمنٹ نے کئی ہسپتال کھول رکھے ہیں۔ ان کے علاوہ دگنی تعداد میں پرائیویٹ ہسپتال بھی ہیں۔ سرکاری ہسپتال اگرچہ فری نہیں ہیں لیکن پرائیویٹ کے مقابل پر ان کے اخراجات کم ہیں۔

تعلیم اگرچہ رضا کارانہ ہے کوئی پابندی نہیں لیکن مفت نہیں ہے اگرچہ پرائیویٹ سکولوں کو گورنمنٹ کی طرف سے گرانٹ ملتی ہے۔ ۱۲ لاکھ ۵۰ ہزار طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ پرائمری سکول زیادہ تر پرائیویٹ ہیں۔

نیو ٹیریٹری میں شاتن شوئی (SHATIN SHUI) کے مقام پر چائنیز یونیورسٹی آف ہانگ کانگ قائم ہے۔ ۱۹۶۳ء سے اس کے ساتھ تین پُرانے کالجوں کا الحاق ہے اور یہ یونیورسٹی برٹش سسٹم پر ماڈل کی گئی ہے اور محدود پیمانے پر یہاں داخلہ ملتا ہے۔

بہت سے طلباء تعلیم حاصل کرنے کے لئے یونائیٹڈ سٹیٹس، جاپان اور کامن ویلتھ کے ممالک میں جاتے ہیں۔

ہانگ کانگ کا مستقبل: ہانگ کانگ کی باوجود عظیم مشکلات کے اقتصادی حالت بہت بہتر ہے۔ نیو ٹیریٹری جون ۱۹۹۷ء میں چین کو واپس مل جائے گی۔ اگرچہ انگریزوں نے بہت کوشش کی ہے کہ چین اس کو واپس نہ لے لیکن چین نے اپنے بڑے سخت رویے سے برطانیہ پر یہ واضح کر دیا کہ ۱۹۸۴ء کے آخر تک اس امر کا فیصلہ ہو جانا چاہیئے ورنہ چین اپنے حل کا اعلان کر دے گا۔ چین کا نظریہ یہ تھا کہ برطانیہ نے ۱۹ویں صدی میں ناجائز طور پر اپنی مرضی کا فیصلہ ٹھونس کر ہانگ کانگ پر قبضہ کر رکھا ہے اس لئے برطانیہ کو یہ علاقہ واپس دے دینا چاہیئے۔

برطانیہ کی یہ خواہش تھی کہ چین اور برطانیہ مشترکہ طور پر ہانگ کانگ کا نظم ونسق چلائیں کیونکہ اگر فوری طور پر کوئی تبدیلی لائی گئی تو اس کا معیشت پر تباہ کُن اثر پڑے گا۔ سرمایہ دار اپنا سرمایہ نکال لے جائیں گے اسی طرح مڈل کلاس بھی وہاں سے چلی جائے گی۔ ہانگ کانگ ڈالرز کو ان وجوہات کی بناء پر بہت نقصان پہنچے گا۔

پیکنگ نے "سیلف ایڈمنسٹریشن" کی جو تجویز پیش کی اس کا فوری ردِّ عمل سٹاک مارکیٹ پر ہوُا۔ ہانگ کانگ ڈالر نچلی سطح پر گر گیا۔ برطانیہ کا ہانگ کانگ میں ۱۰ کھرب ڈالر کا سرمایہ لگا ہوُا تھا اس نے ۵ کھرب ڈالر کا سرمایہ باہر منتقل کر لیا ہے۔

جائیداد کی قیمتوں میں شدید بحران پیدا ہوُا ہے۔ یہاں کی ۵۰ کروڑ کی آبادی برطانیہ کا تسلّط چاہتی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر ایسا نہ ہوُا تو ہانگ کانگ ختم ہو جائے گا اور نقلِ مکانی کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہو جائے گا خصوصاً ان لوگوں کا جو کہ چین کے انقلاب کے بعد ۳۴ سال قبل یہاں آ بسے تھے۔

اِس تبدیلی سے چین کو بھی نقصان کا احتمال ہے کیونکہ چین کی ۴۰ فیصد آمدنی بیرونی زرِمبادلہ سے ہی ہوتی ہے یعنی ۸ ارب ڈالرز۔ "پیکنگ بنک آف چائنا" نے اعتراف کیا ہے کہ ہانگ کانگ ڈالرز میں کمی کی وجہ سے چین کو بہت نقصان اُٹھانا پڑے گا۔ اگرچہ چین نے اپنی ساکھ کو قائم رکھنے کے لئے ایک ٹیکسٹائل ملز، شراب اور سیمنٹ کا بڑا کارخانہ لگانے کا پروگرام بنا لیا ہے۔

آخری فیصلہ ھانگ کانگ کے بارے میں: ٹائم (TIME) نے اپنے شمارہ ۳۰ راپریل ۱۹۸۴ء میں تحریر کیا:-

> چین نے اپنی من پسند شرائط پر ہانگ کانگ پر اپنا تسلّط قائم کر لیا ہے۔ گذشتہ ہفتے اپنی بارھویں راؤنڈ ٹیبل گفتگو کے دوران پیکنگ میں وزیرِ خارجہ برطانیہ سر جیفری ہووے (SIR JEOFFEREY HOWE) نے پہلی بار کھُلے عام یہ اعتراف کیا کہ برطانیہ جون ۱۹۹۷ء میں میعاد ٹھیکہ ختم ہونے پر یہ کالونی چین کے حوالے کر دے گا۔

مفید حوالہ جات

بلاتبصرہ

جو چُپ رہے گی زبانِ خنجر

"احمدیوں کی حمایت میں اکبر بگٹی کا بیان" کے زیرِ عنوان درج ہے:-

کوئٹہ ۸ رنومبر (پ۔ر) بلوچستان کے سابق گورنر اکبر بگٹی نے آج یہاں ایک بیان میں کہا کہ سندھ پنجاب اور بلوچستان میں شائع شدہ خبروں کے مطابق چند خفیہ تنظیمیں جن کو بعض حکّام کی سرپرستی بھی حاصل ہے آجکل احمدیوں کو ستانے کے درپے ہیں۔ وہ نہ صرف ان کے اعتقادات میں دخل اندازی کر رہی ہیں بلکہ ان کی املاک اور جان کو بھی خطرہ میں ڈال رہی ہیں۔ سندھ میں احمدیوں کا تسلسل سے قتل ہوا ہے اور حملہ آوروں اور قاتلوں کا قانون سے بچ نکلنا ایک معمول ہی بن گیا ہے۔

اکبر بگٹی نے کہا کہ یہ صورتِ حال ملک کی فوجی حکومت کی کوتاہ نظری اور ذاتی مفاد پر مبنی لیکن ملک کے لئے تباہ کُن پالیسی کا قدرتی نتیجہ ہے۔ حکومت کی یہ پالیسی بنیادی انسانی حقوق اور مذہبی رواداری کے بالکل منافی ہے جس کے نتیجہ میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق پامال ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا گذشتہ سال فوجی حکمرانوں نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ احمدیوں کو اپنے مذہبی فرائض انجام دینے، اذان دینے حتیٰ کہ اس بات کا سچائی کے ساتھ اعلان کرنے پر بھی کہ وہ اپنے آپکو کس مذہب کا پیرو سمجھتے ہیں منع کر دیا ہے۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ملکی حکومت اپنے ہی شہریوں کو اپنے مذہب کی تعلیم پر عمل کرنے کی سزا دیتی ہے۔

عقل سے عاری اس پالیسی کی گونج اقوامِ متحدہ میں بھی سُنی گئی جہاں حال ہی میں بنیادی حقوق کی کمیٹی نے حکومتِ پاکستان کی اس پالیسی پر نفرت کا اظہار کیا ہے اور مطالبہ کیا ہے کہ یہ قابلِ اعتراض قانون واپس لیا جائے۔ یہ بات قطعاً حیران کُن نہیں ہے کہ دُنیا کے اس سب سے بڑے ادارے میں حکومتِ پاکستان کا یہ عمل اور رجعت پسندانہ قانون تمسخر اور تذلیل کا باعث بنا۔ اکبر بگٹی نے تمام محبِ وطن شہریوں کو تلقین کی کہ وہ تمام مذہبی اقلیتوں اور قومیتوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کریں نیز مذہبی رواداری، آزادیٔ اظہارِ خیال، اجتماع اور اشاعت کے حقوق

کے لئے جدوجُہد کریں اور پھر ان کا تحفظ کریں۔　　(جسارت کراچی صـ۶ ۹ر نومبر ۱۹۸۵ء)

بُغض و تعصّب کی انتہاء

"مچھلیوں کی لڑائی میں قادیانی سازش کارفرما ہوتی ہے"

چنیوٹ (نامہ نگار) پنجاب اسمبلی کے رکن مولانا منظور چنیوٹی نے کہا ہے کہ ہتھوڑا گروپ کی وارداتوں میں قادیانیوں کے کردار کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے کہا کہ نائیجیریا کے سکالر ڈاکٹر ابراہیم تقا بلیو کا یہ بیان درست ہے کہ پاکستان میں قتل و غارت کی کارروائیوں میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور برطانیہ میں بھی مسلمانوں کو قادیانی ہی لڑا رہے ہیں۔ مولانا منظور چنیوٹی نے کہا کہ دریائی تہہ میں دو مچھلیوں کی لڑائی میں بھی قادیانی سازش کارفرما ہوگی۔

(جنگ ۲۳ر دسمبر ۱۹۸۵ء)

اِنسانیّت کا مُشترک سرمایہ

- سکھ یاتری ننکانہ صاحب میں عید میلاد النبی کے جلوس میں شرکت کریں گے۔
- پیغمبرِ اسلام کا انسانی بھلائی اور بھائی چارہ کا پیغام انسانیت کا مشترک سرمایہ ہے۔

سردار سیوک سنگھ نے یہاں کی مرکزی میلاد کمیٹی کے صدر حاجی عبدالحمید رحمانی سے پوچھا کہ پیغمبرِ اسلام کے جنم دن کی خوشی میں نکالے جانے والے جلوس میں شمولیت کا کیا طریقہ ہے اور اس کیلئے کس کی اجازت لینا ہوگی؟ کیونکہ میں اور دوسرے بہت سے سکھ یاتری اس جلوس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ حاجی عبدالحمید رحمانی نے کہا کہ اس مقصد کے لئے کسی اجازت کی ضرورت نہیں بلکہ پیغمبرِ انسانیت کے جشنِ ولادت میں ہر انسان شامل ہو کر اپنی محبت و عقیدت کا اظہار کر کے اپنی فلاح و نجات کا سامان کر سکتا ہے۔　　(جنگ ۲۶ر نومبر ۱۹۸۵ء صـ۳)

ایئر مارشل ظفر چوہدری اور قائدِ اعظم

ظفر چوہدری لکھتے ہیں قائدِ اعظم کے ساتھ ایک ملاقات ۱۹۴۱ء میں حیدر آباد دکن میں ہوئی دوسری ملاقات ۱۹۴۵ء میں قائد کے دورۂ پشاور کے دوران ہوئی۔ قائدِ اعظم انڈین نیشنل ایئرویز کے طیارے میں دلّی آ رہے تھے۔ اس موقعہ پر ایک متعصب ہندو نے کہا کہ وہ جناح کو لانے والا طیارہ

اپنے جہاز کی توپوں سے تباہ کر دے گا۔ ظفر چوہدری لکھتے ہیں کہ یہ انتہائی خطرناک بات تھی جس پر مَیں نے کہا کہ مَیں تمہارے قریب رہوں گا اس سے قبل کہ تم قائدِ اعظم کے جہاز کو تباہ کرو تمہیں تباہ کر دوں گا۔ ظفر چوہدری لکھتے ہیں دونوں نے بیک وقت جہاز فضاء میں بلند کئے اور مَیں اس کے پیچھے پیچھے رہا لیکن اس کی دھمکی خالی ثابت ہوئی اور قائدِ اعظم بخیریت اُتر گئے۔

(جنگ ۱۲ر نومبر ۱۹۸۵ء صـ۳)

قومی یکجہتی

کالعدم پیپلز پارٹی کے راہنما یحییٰ بختیار نے کہا کہ وہ بلوچی نیشنلسٹ نہیں بلکہ پاکستانی نیشنلسٹ ہیں۔ انہوں نے قائدِ اعظم کے ساتھ تحریک میں حصّہ لیا تھا..... انہوں نے کہا قائدِ اعظم محمد علی جناح..... سچے آدمی تھے انہوں نے کبھی منافقت سے کام نہیں لیا۔ ۱۱ اگست کو قانون ساز اسمبلی میں ان کی تقریر کو مُسترد نہیں کیا جاسکتا۔ وہ ان کی پالیسی کا حصّہ تھا۔ قائدِ اعظم نے سیکولر پاکستان کی بات کی تھی۔ سیکولرازم اسلام سے متضاد نہیں..... پاکستان فتح نہیں کیا گیا تھا پاکستان مصالحت تھی کہ بھارتی حکومت بھارت میں مسلمانوں کو مکمل حقوق کی ضمانت دے اور ہم پاکستان میں اقلیتوں کو مکمل تحفظ دیں گے لیکن یہاں قادیانیوں اور دوسری اقلیتوں کو دوسرے درجہ کا شہری بنا دیا گیا ہے۔ اگر پاکستان میں جمہوریت ہوتی تو قومی یکجہتی قائم ہو سکتی تھی۔ بھارت کے مقابلہ میں پاکستان میں یکجہتی پیدا کرنا زیادہ آسان تھا۔

(جنگ ۱۴ر نومبر ۱۹۸۵ء صـ۷)

اِسلام کا نام تو لیتے ہیں

وزیرِ قانون و انصاف اقبال نے پنجاب کے ٹھیکیداروں کے ایک روزہ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

اس وقت تک عوام سے کیا گیا کوئی وعدہ پورا نہ ہو گا جب تک ہم ایک مستحکم معاشرہ قائم نہیں کریں گے۔ مطالبات بھی پورے نہیں ہوں گے۔ انہوں نے کہا ہم اسلام کا نام تو لیتے ہیں مگر اس پر عمل نہیں کرتے۔ دولت کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ (جنگ ۲۴ر نومبر ۱۹۸۵ء صـ۴)

اپنے کردار پر شرم

نواز شریف وزیرِ اعلیٰ پنجاب نے اسمبلی میں کہا:-

کافر معاشروں میں اس قدر برائیاں نہیں جتنی کہ پاکستان میں موجود ہیں۔ ہمیں اپنے کردار پر شرم آتی ہے۔ (جنگ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۵ء صلہ)

اُمّت کا اطلاق

فضلِ حق صاحب "گاہے گاہے باز خواں" کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں :-

میثاقِ مدینہ کا ذکر عام ہے علم کم ہے۔ اس میثاق میں جس مخلوق کو رسالت مآب نے اُمّت کہہ کر پکارا ہے اس میں مدینے کے مسلمان، یہودی اور عیسائی سبھی شامل ہیں۔ اس عربی دستاویز کا ترجمہ سیرت ابن ہشام میں اور لفظ امت کا مفہوم ڈاکٹر شعبان کی کتاب تاریخِ اسلام کی تعبیرِ نو میں تفصیلاً دستیاب ہے اس میں کوئی ترمیم نہیں ہوئی۔

(جنگ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۸۵ء ص۳)

اذا ارادوا فتنۃً ابینا

حضرت براء روایت کرتے ہیں کہ احزاب کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مٹی اٹھاتے تھے اور یہ دعائیہ شعر پڑھتے تھے ؎

لولا انت ما اھتدینا	ولا تصدقنا ولا صلّینا
فانزلن سکینۃً علینا	وثبت الاقدام ان لاقینا
ان الاولیٰ قد بغوا علینا	اذا ارادوا فتنۃ ابینا

(بخاری باب حفر الخندق)

اے اللہ اگر تو نہ ہوتا تو ہم نہ ہدایت پاتے نہ نیکی کی توفیق پاتے نہ نماز ادا کرتے۔ پس ہم پر سکینت نازل فرما اگر دشمن سے مُٹھ بھیڑ ہو تو ہمارے قدموں کو ثبات عطا فرمانا۔ دشمنوں نے ہمارے خلاف زیادتی کی ہے وہ جب فتنہ وفساد کا ارادہ کرتے ہیں ہم انکار کرتے ہیں۔

○

بچّوں کا صفحہ

پیارے بچّو! آج ہم آپ کو اڑتیس ۳۸ سال قبل کا ایک آنکھوں دیکھا واقعہ سُناتے ہیں۔ مَیں مدرسہ احمدیہ قادیان میں پڑھتا تھا۔ مدرسہ کی آخری جماعتوں کو حکم ہوُا کہ وہ سٹیشن پر پہنچ جائیں مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ آرہے ہیں۔ محترم چوہدری صاحب ان دنوں ہندوستان کے مرکزی وزیر تھے۔ گاڑی جب قادیان رُکی تو حضرت میاں بشیر احمد صاحب چوہدری صاحب کے خصوصی سیلون میں داخل ہوئے اور جب باہر آئے تو محترم چوہدری صاحب پھُوٹ پھُوٹ کر رو رہے تھے۔ حضرت میاں صاحب نے پیار سے چوہدری صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھے تھے۔

اِس کے بعد محترم چوہدری صاحب کی بیمار والدہ کی چارپائی کو مدرسہ احمدیہ کے طالب علم "بیت الظفر" (محترم چوہدری صاحب کی کوٹھی) واقع دارالانوار میں لائے۔

محترم چوہدری صاحب کی وفات پر مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب کے مضمون میں یہ ذکر ہے کہ چورانوے سال کی عمر میں اپنی مرض الموت میں کس طرح چوہدری صاحب اپنی بیٹی کو دیکھ کر اپنی والدہ محترمہ کی یاد میں تین روز تک ضبط نہ کر سکے۔ پہلا واقعہ آپ کی والدہ محترمہ کی آخری بیماری کے ایّام کا ہے اور یہ واقعہ محترم چوہدری صاحب کی آخری بیماری کا۔

پیارے بچّو! ماں باپ ایسی عظیم نعمت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

تیرے ماں باپ جنّت کا اعلیٰ دروازہ ہیں تیرے اختیار میں ہے کہ اسے رکھ یا توڑ۔

بچّو! خدا توفیق دے تو محترم چوہدری صاحب کی کتاب "میری والدہ" پڑھو جس کے آخر میں چوہدری صاحب فرماتے ہیں آج بھی کان اس آواز کو سُننے کو ترستے ہیں کہ مَیں کہوں بے بے جی! اور اُدھر سے یہ آواز آئے جیئو پُتّر۔

اپنی کتاب 'تحدیثِ نعمت' میں والدہ محترمہ کی وفات کا ذکر کرکے چوہدری صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے لئے جب وہ وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پھر یہ ممکن کر دے گی کہ میری نظر پھر اس پیارے چہرے پر پڑے تو میری تمام محبّت اور تمام حسرت اور تمام شوق اِس ایک ہی لفظ میں ادا ہو جائیں گے "بے بے جی" اور ان کی طرف سے "جیئو پُتّر" پھر ایک بار میرے

دل کو خوشی سے بھر دے گا۔" (تحدیثِ نعمت صا۱۴۰)

کتنے شاعر ہیں جنہوں نے اِس نعمت کے چھن جانے پر اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ دو دو شعر بھی سُن لو۔ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب آپ اپنی والدہ کی یاد میں کہتے ہیں ؎

عمر بھر تیری محبت میری خدمت گر رہی ٭ مَیں تیری خدمت کے قابل جب ہُوا تو چل بسی

تجھ کو مثلِ طفلک بے دست و پا روتا ہے وہ ٭ صبر سے ناآشنا صبح و مسا روتا ہے وہ

مشہور شاعر احسان دانش کہتے ہیں ؎

ہے سرِ تربت تیرا احسان کب سے اشکبار ٭ اب تجھے ان آنسوؤں پہ کیوں نہیں آتا پیار

دِل اب زندانِ یاس و غم کا قیدی ہوگیا ٭ دُودھ تیرا میرے بالوں کی سفیدی ہوگیا

بچو! ماں باپ عظیم نعمتِ خداوندی ہے۔ ان کی خدمت اور اطاعت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھو! اور یاد رکھو کہ گیا وقت ہاتھ نہیں آتا۔ خوش قسمت ہے وہ جس کے والدین زندہ ہیں اور وہ ان کی خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔

ستّر بار اِستغفار

جامعہ کی ایک علمی تقریب میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بھی تشریف فرما تھے مَیں نے دیکھا کہ آپ جب خاموش بھی ہوتے ہیں تو ہونٹ ہل رہے ہوتے ہیں۔ تقریب کے بعد راقم الحروف نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے۔ تو چوہدری صاحب نے فرمایا مَیں نے جب سے یہ سُنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو ستّر بار استغفار فرماتے۔ مَیں اس پر عمل کرتا ہوں۔

نتیجہ مرکزی امتحانات مجلس انصاراللہ مرکزیہ ۱۳۶۵ھش / ۱۹۸۵ء

قیادتِ تعلیم کے زیرِ اہتمام اراکین مجالس انصاراللہ کے دینی و علمی معیار کو بلند سے بلند کرنے کے اعلیٰ مقاصد کی خاطر باقاعدہ مطالعہ و امتحانات کا ایک لائحہ عمل مرتب کیا جاتا ہے جس کے مطابق کوشش کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار کو علمی جہاد میں حصہ لینے کے لئے تیار کیا جائے تاکہ حدیثِ مبارکہ " اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَی اللَّحْدِ" پر پوری زندگی عمل کرتے ہوئے قرآن کریم، احادیثِ مبارکہ و کتب حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا باقاعدہ مطالعہ جاری رکھ کر سب انصار دین و دُنیا میں سُرخرو ہوں۔

سالِ گزشتہ ۱۳۶۴ھش / ۱۹۸۵ء کے دَوران مرکزی امتحانات میں مندرجہ ذیل انصار نے نمایاں پوزیشن حاصل کی:-

مرکزی امتحان اوّل کل تعداد امتحان دہندگان = ۱۳۸۴

اوّل :- مکرم بشیر احمد صاحب طاہر اِسلام آباد

دوم :- مکرم افتخار احمد صاحب مصری شاہ - لاہور

سوم :- مکرم شیخ عبدالماجد صاحب روہڑی ضلع سکھر

مرکزی امتحان دوم کُل تعداد امتحان دہندگان = ۱۳۶۷

اوّل :- مکرم ملک محمد سلیم صاحب پنشنر دارالعلوم غربی ربوہ

دوم :- مکرم شفیق احمد صاحب بھٹہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور

سوم :- مکرم عبدالرحمٰن صاحب پورن نگر۔ سیالکوٹ شہر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرکزی امتحانات میں شامل ہونے والے نیز نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے انصار کو یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین۔ اور علم و معرفت میں آگے ہی آگے بڑھنے اور نئی نئی ترقیات حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اپنی رضاء کی راہوں پر زیادہ سے زیادہ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نئے سال ۱۳۶۵ھش / ۱۹۸۶ء کا مرکزی تعلیمی لائحہ عمل بھی ارسال کیا جارہا ہے ازراہِ کرم تمام انصار کو آگاہ کرکے مشکور فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(قیادتِ تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ ر[ربوہ])

پیارے آقا کا محبّت بھرا سلام

امام جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب
کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت
اچھی ہے اور تمام احبابِ جماعت کو محبّت بھرا
سلام کہتے ہیں۔

ضمیمہ
انصار اللہ
جنوری ۱۹۸۶ء
ایڈیٹر
غلام باری سیف

میں خوشخبری دیتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی

اپنے قادر خدا سے تعلق جوڑیں اور توکّل کے اعلیٰ مقام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں

جب تک جماعت احمدیہ قدرت ثانیہ سے وابستہ ہے خدا کی قدرت اسکے ساتھ وابستہ رہے گی

بیت الفضل لنڈن میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ جنوری کا خلاصہ

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت اچھی ہے اور حضور تمام احباب جماعت کو محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہتے ہیں۔

لنڈن : ۱۰ ر صلح (جنوری) آج یہاں نماز جمعہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے بیت الفضل میں پڑھائی اور نماز جمعہ و عصر سے قبل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

حضور نے خطبہ کے آغاز میں یہ آیات تلاوت فرمائیں سورہ القیامۃ آیت ۴۰، ۵۰ اور آیت ۳۸ تا ۴۱ سورۃ یٰسین آیت ۸۲ تا ۸۴ سورۃ المعارج آیت ۴۱، ۴۲ سورۃ القمر آیت ۴۲، ۴۳ اور سورۃ الزخرف آیت ۴۲، ۴۳۔

صفت قادر اور مقتدر کے خصوصی معنے

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی یہ مختلف آیات مختلف سورتوں سے اخذ کی گئی ہیں۔ ان کا تعلق خدا تعالےٰ کی دو صفات قادر اور مقتدر سے ہے۔ حضور نے بتایا کہ اگرچہ قدیر، قادر اور مقتدر ایک ہی مادے سے ہیں لیکن عربی زبان کی خصوصیت ہے کہ ایک ہی مادہ مختلف سانچوں میں ڈھل کر مختلف معنیٰ دینے لگ جاتا ہے۔ اور اسی پہلو سے یہ مختلف صفات اپنے خصوصی معنیٰ بھی رکھتی ہیں۔ حضور نے بتایا کہ بہت سے دشمنانِ اسلام عیسائیوں، آریوں اور ہندوؤں نے قرآن کریم میں مذکور مختلف صفاتِ باری تعالیٰ پر مختلف رنگوں میں اعتراض کئے ہیں۔ بالخصوص اللہ تعالیٰ کے ہر چیز پر قادر ہونے سے متعلق اعتراض کئے ہیں کہ کیا وہ مختلف

باقی صـ۳ پر

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ضمیمہ ماہنامہ

انصار اللہ ربوہ

- ایڈیٹر -

غلام باری سیف

صلح ۱۳۶۵ ہش

جنوری ۱۹۸۶ء

مدیران اعزازی

- ملک صلاح الدین صاحب بھارت
- مبارک احمد صاحب ساقی لندن
- کمال یوسف صاحب سکنڈے نیویا

پبلشر: چوہدری محمد ابراہیم   پرنٹر: سید عبدالحی

مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ انصار اللہ دارالصدر جنوبی ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۸۳

قیمت ایک روپیہ

صحت کی اطلاع

- ربوہ ۱۸ جنوری۔ حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ دیگر عوارض چل رہے ہیں تاہم طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔ احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت بیگم صاحبہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔

- مکرم الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ ساہیوال اور ان کے آٹھ ساتھیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

- محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی صحت کے بارے میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کے ذریعہ موصول ہونے والی سابقہ اطلاع کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب گھر میں آرام فرما رہے ہیں۔ طبیعت بہتر ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ کامل شفا یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۷ صلح (جنوری) آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں احباب جماعت پر زور دیا کہ وہ ہمیشہ خیر کے متلاشی رہیں اور اس کے مقابل پر ادنیٰ کو قبول کرنے والے نہ بنیں۔ مولانا نے بتایا کہ قرآن کریم میں متعدد جگہ پر ماضی کی اقوام کا ذکر کرکے ان کے برے افعال سے نصیحت حاصل کرنے پر متوجہ کیا گیا ہے یہ ساری باتیں بطور پیشگوئی کے ہیں اور ان سے یہ بتانا مقصود ہے کہ انسان خود پر خیر کے دروازے بند نہ کرے مثلاً نماز کے وقت نماز چھوڑ کر کوئی بھی اور کام کرنا خیر کو نظر انداز کرنا ہے۔ بعض گھروں میں خدا نے علم دولت اعلیٰ عہدے سبھی کچھ دیتا ہے مگر یہ چیز امتحان [illegible] بن جاتی ہے اور لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ترقی کے حصول کے لئے بیٹیوں اور بہنوں کا پردہ اٹھا کر مخلوط تقریبات میں ان کو شامل کرنا ضروری ہے۔ سب احمدی جانتے ہیں کہ شادی بیاہ کے موقع پر فضول رسومات سے منع کیا گیا ہے اور لڑکی کے رخصتانہ کے موقع پر یہ ہدایت ہے کہ مقامی لوگوں کو کھانے کی دعوت نہ دی جائے مگر ایسے موقع پر بعض لوگ جماعتی وقار کا سودا کر لیتے ہیں یہ تو ایسا ہی ہے کہ جیسے کوئی شخص کسی احمدی کو کہے کہ میں آج تمہیں خوب کھلاؤں پلاؤں گا صرف ایک شرط ہے کہ تم اپنے امام کی نافرمانی کرو ظاہر ہے کہ کوئی بھی باغیرت احمدی ایسی احمقانہ پیشکش

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

بقیہ خطبہ صفحہ اوّل سے آگے

بد افعال پر بھی قادر ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ دکھ والی بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں نے بھی ان بحثوں کو اٹھایا ہے اور بڑے عجیب سے رنگ میں خدا تعالیٰ کی قدرت کے بارے میں بحثیں کی ہیں۔

قدرت کے ساتھ حکمت کا جلوہ

حضور نے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ نے دشمنانِ اسلام کے مقابل پر دو پہلوؤں سے نہایت عالمانہ اور عارفانہ بحث فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ قدرت کے معنیٰ ہیں متناسب چیز پیدا کرنے والا۔ قدرت کے اندر ہی حکمت بھی شامل ہے۔ خدا قدیر ہے یعنی حکمت کے فعل کرنے پر قادر ہے جس میں توازن ہو، خوبیاں ہوں اور ہر عیب سے مبرا ہو اور اسی طرح آپ نے بتایا کہ یشاء سے مراد ہے وہ چاہتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قدرت کا مضمون اعلیٰ تخلیق سے تعلق رکھتا ہے۔ قدرت کے فقدان کے نتیجے میں بد چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔

کشفاً ایک نیا مضمون سمجھایا جانا

حضور نے لفظِ قدیر کے معنیٰ کے ضمن میں ایک نئے مضمون کا تفصیل سے ذکر فرمایا جو گزشتہ خطبۂ جمعہ کے دوران کشفاً اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا اور پھر تفصیل سے سمجھایا اس عظیم الشان کشف کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ گزشتہ خطبہ میں مَیں نے قَدَّرَہٗ کے ایک معنیٰ عَلَّمَہٗ بیان کئے تھے۔ یعنی اس نے سکھایا جبکہ دراصل میرے نوٹس میں یہ معنیٰ لکھے ہوئے موجود نہیں تھے۔ تردد کے باوجود گزشتہ خطبہ کے دوران میں نے دوبارہ نوٹس دیکھے تو وہاں صاف طور پر علّمہٗ لکھا تھا۔ چنانچہ میں نے بھی پڑھا اور ان معنوں کو بیان کیا۔ لیکن پوری طرح تسلی نہیں ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اس نے تفصیل سے یہ معنیٰ سمجھائے جو بہت حیرت انگیز اور وسیع ہیں اور قرآن کریم سے قطعی طور پر ثابت ہیں۔

اللہ کے کلام کی دو اقسام

حضور نے اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ عَلَّمَ کے معنیٰ سکھانے کے ہیں۔ عموماً اس سے مراد ایسا سکھانا لیا جاتا ہے جس کا تعلق لفظوں اور بیان سے ہو جبکہ خاموش تعلیم جو فطرت میں ودیعت کی جاتی ہے اسے بھی قرآن کریم تعلیم ہی کہتا ہے۔ چنانچہ حضور نے مختلف مثالیں بیان کرنے کے بعد فرمایا ہم کلام کو دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ایک وہ کلام جو لفظوں اور بیان سے تعلق رکھتا ہے اور دوسرے وہ جو لفظوں اور بیان سے تعلق نہیں رکھتا لیکن تمام کائنات میں موجود ہے۔ اور اسی وسیع معنیٰ کی طرف قرآن مجید نے یہ کہہ کر اشارہ کیا ہے کہ اگر تمام سمندر سیاہی بن جائیں تب بھی اللہ کے کلمات کا بیان ختم نہ ہوگا پس ایک کلام لفظی ہے جو بیان سے تعلق رکھتا ہے اور ایک کلام تقدیری ہے جو خدا کی ہر چیز میں جاری ہے۔ اور یہ سب تعلیم الٰہی کے نتیجے میں ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ فطرت کو یہ تعلیم نہ کرتا تو کسی چیز میں کوئی بھی صفت نہ ہوتی۔

تقدیر کے مسئلے کا حل

حضور نے فرمایا کہ اسی سے قدرِ خیر و شر کا مضمون بھی سمجھ میں آجاتا ہے۔ تقدیر عام بھی تعلیم عام ہے جو ہماری فطرت کے اندر رکھی گئی ہے۔ ہر زندگی کے ذرے میں یہ تعلیم چھپی ہوئی موجود ہے۔ اس خاموش تعلیم کے خلاف کوئی نہیں جا سکتا۔ اسی لئے اسے تقدیر کہا گیا۔ فرمایا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ فطرت میں لکھی ہوئی ہے تو واقعتاً لکھی ہوتی ہے۔ اسے اب کسی حد تک سائنسدان پڑھنے کے اہل بھی ہوگئے ہیں لیکن لامتناہی حصہ ایسا ہے جسے وہ پڑھ نہیں سکتے صرف جب کوئی حرکت ہوتی ہے تو اس حرکت کو وہ دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس کے پیچھے کیا کیا کچھ لکھا ہوا ہے اس تک ابھی ان کی نگاہ نہیں جا سکی۔ حضور نے فرمایا کہ عام محاورہ میں بھی اسے تعلیم ہی کہا جاتا ہے غالب کہتا ہے

> پَرتوِ خور سے ہے شبنم کو فنا کی تعلیم
> میں بھی ہوں ایک عنائت کی نظر ہونے تک

جب سورج کا عکس پڑتا ہے تو شبنم کے قطرے کو تعلیم یہی ہے کہ وہ فنا ہو جائے۔

حضور نے فرمایا کہ یہ تو دنیا کے لحاظ سے قصے ہیں مگر مذہبی دنیا میں ایسا واقعتاً نظر آتا ہے کہ ایک وجود دوسرے کے لئے کلیتہً مٹ جائے۔ جیسا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہی تھی کہ جب خدا جلوہ گر ہو تو ذاتی وجود مٹ جائے اور کلیتہً خدا میں گم ہو جائے۔ اسی طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو بھی یہی تعلیم تھی کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ دیکھیں اور اپنے وجود کو مٹا دیں چنانچہ اسی سے ہمیں ظل کا مفہوم سمجھ آیا۔

اللہ کی قدرت کا سب سے بڑا مظہر

حضور نے فرمایا کہ یہ وہ تعلیم ہے جسے ہم تقدیر بھی کہتے ہیں۔ پس ان معنوں میں اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھایا کہ قدرت

کے معنیٰ تعلیم بھی ہے اور جب اس پہلو سے غور کرتے ہیں تو قدرت کا سب سے زیادہ وسیع طور پر اطلاق پانے والا معنیٰ یہی ہے اور یہی قدرت کا سب سے بڑا مظہر ہے۔ اس کے بعد حضور نے قدیر، قادر اور مقتدر کے معنیٰ کے باہمی فرق کو واضح فرمایا۔ اور بتایا کہ قرآن کریم نے تینوں الفاظ کو الگ الگ مخصوص معنوں میں استعمال کیا ہے۔ بعض کو زیادہ عمومی رنگ میں اور بعض کو الگ الگ مواقع کے لئے۔

حضور نے فرمایا کہ قدیر زیادہ عام معنیٰ اپنے اندر رکھتا ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں بھی تخلیقِ عام کا ذکر ملتا ہے وہاں قدیر کا لفظ عموماً ملتا ہے۔ لیکن قدیر کا حوالہ دے کر قدرت کی نئی جلوہ نمائی کے لئے قادر کا لفظ استعمال فرمایا ہے جب ایسا جلوہ دکھانا مقصود ہو جو عام جاری تقدیر کے علاوہ ہو اور انسان کو بیدار کرنے کے لئے ہو وہاں بھی قادر کا لفظ آتا ہے۔ اور مقتدر کا لفظ عموماً اس جگہ استعمال ہوا ہے جہاں مقابلے کا معنیٰ پایا جاتا ہو۔ مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین پر غلبہ کے بیان کے لئے زیادہ تر مقتدر کی صفت لائی گئی ہے۔ اس مضمون کو مختلف آیات سے حضور نے ثابت فرمایا اور فرمایا اسی طرح جہاں تعجب کا مضمون آتا ہے وہاں پہ بھی قدیر کی بجائے قادر کی صفت لائی گئی ہے۔ اس ضمن میں بھی حضور نے مختلف آیاتِ قرآنی پیش کر کے ان کی لطیف تفسیر فرمائی۔ حضور نے فرمایا کہ ان صفات پر غور کے نتیجے میں ایک اور بات سامنے آتی ہے اور وہ یہ کہ قدیر کا تعلق ہر تخلیق کے ساتھ ہے۔ لیکن مذہبی دنیا کی تخلیق کے تعلق میں جو خدا تعالیٰ کی قدرت کا ایک نیا اظہار ہے وہاں قدیر کی نسبت قادر کا لفظ زیادہ استعمال ہوا ہے یہ ایک نیا قانون ہے جس میں بندے کو کچھ اختیار بھی ہے اس لئے اس کا ذکر صفتِ قادر کے تحت ہے فرمایا کہ قدیر کی تقدیر سے انسان بھاگ نہیں سکتا۔ لیکن قادر کی تقدیر سے ان معنوں میں کچھ بھاگتا ہے کہ چاہو تو کرو چاہو تو نہ کرو۔ یہ تقدیر بھی غالب تو ہے۔ لیکن وقتی طور پر کچھ مہلت دیتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مقتدر اسی مضمون میں آگے بڑھ آتا ہے جب لوگ جبر کے ساتھ خدا کے دین کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ مقتدر بن کر اپنے پیاروں کی حفاظت فرماتا ہے اور ان کے مخالف کو مٹا دیتا ہے۔ فرمایا کہ ان معنوں میں مقتدر، قدیر اور قادر دونوں سے زیادہ غلبہ کے ساتھ اپنی قدرت نمائی کرتا ہے۔ لیکن ایک پہلو سے یہ محدود ہے کہ صرف اپنے پیاروں کے لئے دشمنوں کے مقابل پر خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر جوش دکھاتی ہے۔ اس مرحلے پر حضور نے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مختلف اقتباسات سے خدا تعالیٰ کے قادر ہونے کی لطیف تفسیر بیان فرمائی۔

غالب آنیوالی تقدیر

حضور نے بتایا کہ اسباب بھی خدا تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں اور جو لوگ اسباب کی تقدیر سے تعلق رکھتے ہیں وہ اسی حد تک محدود رہتے ہیں لیکن جو مذہب کے ذریعے خدا تعالیٰ سے تعلق قائم کر لیتے ہیں وہ مذہب کی تقدیر سے فائدہ اٹھاتے ہیں تو خدائے قادر ایک جاری تقدیر سے ہٹ کر ان کے لئے غالب آنے والی دوسری تقدیر ظاہر فرماتا ہے۔ پس ایسے خدا سے تعلق قائم کرنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا کہ اس جگہ دعا کا مضمون ساتھ شامل ہو جاتا ہے حضرت بانیٔ سلسلہ کی دعاؤں میں بھی جہاں قادر کا ذکر ہے وہاں بہت وسیع مضمون ملتا ہے۔ آپ کو اپنے غلبہ کے لئے ایک ذرّہ بھی اپنی ذات یا اپنے وسائل پر بھروسہ نہیں تھا۔ اسباب بھی خدا کی تقدیر کا حصّہ ہیں اس سے روگردانی تکبّر کا حصہ ہے لیکن غلبہ جو ملے گا وہ تعلقِ الٰہی کا جلوہ ہوگا۔ اصل بناء دعا پر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم اسباب بھی اختیار کریں گے لیکن اصل بناء ہماری قادر خدا سے تعلق جوڑنے پر ہے۔ اسباب کے بندے تو اس کثرت سے ہیں کہ اسباب کے مقابل پر اسباب کے ذریعے ہم غالب نہیں آ سکتے۔ اس لئے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے دعائیں کیں بھی اور دعائیں سکھائیں بھی۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول بھی فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے کہ تدبیر بھی دو معنی رکھتی ہے ایک وہ تدبیر جو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے تابع ہوتی ہے اور عموماً ایسی تدبیر کامیاب ہوتی ہے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کی کسی غالب تقدیر سے ٹکرا جائے۔ دوسری وہ تدبیر ہے جو اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو بدلنے کے لئے کی جاتی ہے وہ لازماً ہر صورت میں ناکام ہوتی ہے۔

انسانی ذات کے اندر خدائے قادر کی جلوہ گری

حضور نے حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات کی روشنی میں بتایا کہ خدائے قادر کے صرف آفاقی جلووں کو ہی تلاش نہیں کرنا چاہیئے بلکہ اپنی ذات کے اندر بھی خدائے قادر کے جلووں کی طلب کریں اور اس کی تمنا رکھیں۔ حضور نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے فرمودات کی روشنی میں خدا تعالیٰ کے مقتدر ہونے پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کے مخالفین کی پکڑ پہ بھی مقتدر ہے اور اپنے پیاروں کو خوف سے نکالنے پر بھی مقتدر ہے۔ حضور نے بتایا کہ مقتدر وہ ذات ہے جو پہلے سے خبر بھی دیتی ہے اور

ایسے حالات میں خبر دیتی ہے جب بظاہر اس کا ہونا ناممکن نظر آتا ہے۔

حضور نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے الہام "انی مع الافواج آتیک بغتۃً" کا ذکر کیا اور فرمایا کہ جو احمدی اندازے لگاتے رہتے ہیں کہ فلاں وقت یا فلاں گھڑی یہ کام ہو جائے گا یہ درست نہیں۔ جب پہلے پتہ لگ جائے تو پھر اچانک کا مفہوم باقی نہیں رہتا۔ حضور نے اپنے الہام FRIDAY THE 10TH کی طرف اشارہ کیا اور اس سلسلے میں بعض لوگوں کی قیاس آرائیوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ مجھے علم نہیں کہ یہ کس طرح پورا ہوگا۔ لیکن یہ کامل یقین ہے کہ خدا کی طرف سے یہ خبر تھی اور وہ خدا ہی ہے جو اسے پورا کر کے دکھائے گا۔ اور جب بھی پورا کر کے دکھائے گا جماعت کے دل اطمینان اور شکر اور حمد سے ساتھ بھر دے گا۔ اور کوئی شک کرنے والا اس مقام پر نہیں رہے گا۔ کہ وہ شک کر سکے اور ٹھٹھا کر سکے۔ حضور نے خدائے قادر کے حضور حضرت بانیٔ سلسلہ کی بعض دعاؤں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کے ساتھ خدا تعالیٰ کے قدرت ثانی کے بشارت وعدے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ میں احمدیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ حضرت بانیٔ سلسلہ کے رنگ میں رنگین ہو کر سب سے پہلے اپنے قادر خدا سے تعلق جوڑیں۔ اس کی قدرتوں پر کامل ایمان رکھیں۔ توکل کے اعلیٰ مقام کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ رعایت اسباب ضرور کریں کیونکہ یہ لازم ہے مگر رعایتِ اسباب پر بھروسہ نہ کریں۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کے حق میں جتنے وعدے ہیں وہ لازماً پورے ہوں۔ لیکن ان کو پورا کرنے کے لئے کچھ توقعات ہیں کچھ تقاضے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض احمدی یہ بھی لکھتے ہیں کہ اس زمانے میں تقویٰ ختم ہو گیا ہے اس لئے یہ ابتلاء نہیں بلکہ سزا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بالکل جھوٹا خیال ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کو جب تک خدا تعالیٰ کامل غلبہ عطا نہیں کرتا اور آپ کے ذریعہ دینِ حق کو غالب نہیں کرتا، خدا تعالیٰ کی قدرت ثانی کا ہاتھ نہیں رکے گا، نہیں تھکے گا اور نہیں ماندہ ہوگا۔ اور اسی لئے اس باطل خیال کو ہمیشہ کے لئے اکھاڑ پھینکنے کے لئے حضرت بانیٔ سلسلہ کو ایک وعدہ دیا گیا جو آپ نے بڑے واضح اور کھلے لفظوں میں جماعت کے سامنے رکھا اور وہ وعدہ قدرتِ ثانیہ کا وعدہ ہے۔ جس کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ نے فرمایا ہے کہ اس کے ظہور کا انتظار کرو اور اس کے لئے دعائیں مانگو تا دوسری قدرت آسمان سے ظاہر ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اور اس دوسری قدرت سے متعلق یہ وعدہ دیا گیا ہے کہ کم از کم ایک ہزار سال تک جاری رہے گی۔ حضور نے بڑے پُرشوکت انداز میں فرمایا کہ یہ قدرتِ ثانیہ جاری ہے اور جب تک اس قدرتِ کے ساتھ جماعت وابستہ رہے گی خدا کی قدرت جماعت کے ساتھ وابستہ رہے گی۔ کوئی نہیں جو اس تعلق کو کاٹ سکے۔ پس آپ کامل وفا کے ساتھ خدا کی قدرتِ ثانیہ کے ساتھ تعلق جوڑے رکھیں۔ میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں اور خدا کی قسم کھا کر آپ سے کہتا ہوں کہ خدا کی قدرت کبھی آپ سے اپنا پیوند نہیں توڑے گی، ہرگز نہیں توڑے گی، اور ہرگز نہیں توڑے گی۔ یہاں تک کہ دینِ حق کو کامل غلبہ نصیب نہ ہو جائے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے نمازِ جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

الفضل کے بقایا داران متوجہ ہوں

بہت سے احباب کے ذمہ الفضل کے بقایا جات ہیں۔ آجکل الفضل بند ہے مگر ضروری دفتری اخراجات بدستور کرنے ہوتے ہیں۔ تمام بقایا داران کی خدمت میں استدعا کی گئی تھی کہ وہ اپنے ذمہ بقایا جات فوری طور پر ادا فرمائیں۔ جس کے نتیجہ میں بہت سے احباب نے رقوم بھیجی ہیں۔ جزاھم اللہ۔ دیگر احباب سے بھی عرض ہے کہ اس شکل کے وقت میں الفضل کی یہ اعانت ایک قومی خدمت ہے اس سے کوتاہی نہ کیجیے۔ اس ضمن میں یاددہانی کے بعض خطوط بھی ارسال کئے گئے ہیں۔ تاہم ممکن ہے کہ بعض احباب کو یہ خطوط نہ مل سکے ہوں اس لئے اعلان ہذا کو یاددہانی تصور فرمائیں۔

بقایا جات بذریعہ منی آرڈر چیک یا بنک ڈرافٹ بنام مینیجر الفضل ارسال فرمائیں اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور تحریر فرمائیں۔ تاکہ رقم کے اندراج میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ جزاکم اللہ

(مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے ۳ جنوری ۱۹۸۶ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام "صدیق احمد" تجویز کیا ہے۔ نومولود پروفیسر محبوب الٰہی صاحب آف بہاولپور کا نواسہ ہے اور رانا فیض بخش نون صاحب آف جمال والا کا پوتا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک دیندار صاحب عمر بنائے۔ آمین

(رانا بشیر احمد ایڈووکیٹ ملتان)

دعوت الی اللہ کی راہ میں حائل تمام تکلفات اور جھجک کے پردوں کو چاک کر دیں

جماعت احمدیہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو ہرگز اپنے تک محدود رکھنے والی نہیں

کوالالمپور ملیشیا کے تیسرے جلسہ سالانہ منعقدہ دسمبر ۱۹۸۵ء کے موقع پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کا روح پرور پیغام

کوالالمپور ملیشیا کا تیسرا جلسہ سالانہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ / دسمبر ۱۹۸۵ء کو منعقد ہوا۔ اس موقع پر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ نے جو نہایت قیمتی اور بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

میرے پیارے اور عزیز بہن بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جماعت احمدیہ ملیشیا کے جلسہ سالانہ کے انعقاد کا سن کر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے معمور فرمائے۔ اس میں شامل ہونے والوں پر بھی اپنے افضال نازل فرمائے اور ان پر بھی جو باوجود خواہش کے کسی مجبوری کے تحت اس میں شامل ہونے سے قاصر رہے خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس عظیم الشان موعود وجود کو قبول کرنے کی توفیق بخشی جس کی تمام قومیں منتظر تھیں اور اس کے ذریعہ ایک رشتہ الفت میں منسلک کر دیا۔ یہ نعمت محبت و الفت ایک معجزہ ہے جو نبیوں کو عطا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً
فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ
إِخْوَانًا - اور اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اسی اخوت اور بھائی چارہ کی فضا کو قائم کرنے کے لئے اس زمانہ میں حضرت (بانی سلسلہ۔ناقل) کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ نے یہ اعلان فرمایا:۔

"میں دو ہی مسئلے لے کر آیا ہوں۔ اوّل خدا کی توحید اختیار کرو۔ دوسرے آپس میں محبت اور ہمدردی ظاہر کرو۔ وہ نمونہ دکھاؤ کہ غیروں کے لئے کرامت ہو۔ یہی دلیل تھی جو صحابہؓ میں پیدا ہوئی تھی كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ یاد رکھو کہ تالیف ایک اعجاز ہے"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۴۸)

آج اللہ تعالیٰ نے حضرت (بانی سلسلہ۔ ناقل) کے ذریعہ عرب و عجم سرخ و سفید کو محبت کی لڑی میں پرو کر ایک ایسی جماعت بنا دی ہے جس کے ذریعہ (دین حق۔ ناقل) کا غلبہ مقدر ہے اور غلبہ کے تصور کے ساتھ ہی جو بات ذہن میں ابھرتی ہے وہ وہی اتحاد، یک جہتی اور باہمی محبت و الفت ہے جس کا آیت مذکورہ بالا میں ذکر ہے۔ کیونکہ وہ فوج کبھی فتحیاب نہیں ہو سکتی جو خود منتشر اور پراگندہ ہو۔ اس لئے اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور شاہراہ غلبہ (دین حق۔ ناقل) پر چلنے کے لئے اپنے اختلافات اور جھگڑوں کے بوجھ کندھوں سے اتارنے ہوں گے اور صرف یہی نہیں بلکہ ایسے امور جو جماعت کی یک جہتی اور اتحاد کو نقصان پہنچانے والے ہوں۔ ایسے امور جو فتنہ و انتشار کا موجب ہوں ان کو دور سے ہی نفرت کے ساتھ دھتکارنا ہوگا۔

دوسری بات جس کی طرف میں جماعت کو بار بار توجہ دلاتا ہوں اور دلاتا رہوں گا۔ دعوۃ الی اللہ کے فریضہ کی ادائیگی ہے۔ ہر احمدی چھوٹا ہو یا بڑا مرد ہو یا عورت، اُسے خود کو اس کام میں جھونک دینا ہوگا۔ کیونکہ ملیشیا میں جماعت کی ترقی کی رفتار تسلی بخش نہیں۔

قرآن کریم نے اُمّت .... کی ایک امتیازی شان یہ بھی بیان

فرمائی ہے کہ وہ دوسروں کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں ۔ وہ قوم جو دوسروں کی بھلائی کے لئے کوشاں نہ ہو، خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو محض اپنے تک محدود کرنے والی ہو وہ خود بھی محدود ہو کر رہ جاتی ہے ۔ مگر جماعت احمدیہ کا ہرگز ہرگز یہ مقدر نہیں ۔ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے "جو بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے"۔

ملیشیا میں اس درخت کی آبیاری آپ کے سپرد کی گئی ہے ۔ آپ نے اپنے آرام اور اوقات کو تج کر اس کو پروان چڑھانا ہے دعوت الی اللہ میں حائل تمام تکلفات اور جھجک کے پردوں کو چاک کر کے دوسروں کو دین ھدیٰ میں شامل کرنا ہے ۔ حضرت بانیٔ سلسلہ ۔ ناقل) کی بعثت کا مقصد بس یہی تھا ۔ آپ فرماتے ہیں :-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں، کیا یورپ اور کیا ایشیا، ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور بندوں کو دین واحد پر جمع کرے ۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں ۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"۔

(الوصیۃ صـ۶)

پس مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے دوش پر حضرت (بانیٔ سلسلہ ۔ ناقل) کے مقصد کو پورا کرنے میں کوشاں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس میں بھی برکت ڈالے گا اور ان کے ایمان اور اموال میں بھی ۔ اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے زیادہ علم کی ضرورت نہیں ۔ جو چیز سب سے زیادہ اہم اور لابدی ہے وہ دعا ہے ۔ بلکہ زندگی کے ہر کام اور ہر ضرورت اور مشکل میں یہی انسان کا سہارا ہے جو غیر ممکن کو ممکن میں بدل دیتی ہے ۔ اور بے بس اور کمزور و ناتواں کو طاقتور ثابت کرتی اور کامیابیوں سے ہم کنار کرتی ہے ۔ انسان کے کاموں میں برکتیں دعا ہی کے راستہ سے آتی ہیں ۔ حضرت (بانیٔ سلسلہ ۔ ناقل) دعا کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

"وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے ۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے ۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے ۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے اور ہر ایک زہر اس سے آخر تریاق ہو جاتا ہے ۔"

(لیکچر سیالکوٹ صـ۲۶)

پھر فرمایا :-

"وہ امر جو ایک بجلی کی چمک کی طرح ایک دفعہ انسان کو تاریکی سے گڑھے سے کھینچ کر روشنی کی کھلی فضا میں لاتا اور خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کر دیتا ہے وہ دعا ہی ہے اور دعا کے ذریعہ ...... ہزاروں بگڑے ہوئے درست ہو جاتے ہیں"۔

(ایام الصلح صـ۲۹)

اس کا ثبوت یہ ہے کہ

"وہ جو عرب کے بیابان ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے ۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا ۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا، اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امّی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں"۔

(برکات الدعا صـ۱۲)

اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو ۔ آپ کو باہمی محبت و اخوت کے جذبہ سے سرشار رکھے ۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے ۔ داعی الی اللہ کی صفات سے متصف فرمائے اور دعوت الی اللہ کے لئے آپ کو جذبہ و جوش سے معمور فرمائے ۔ آپ کی دعاؤں کو قبولیت بخشے اور دین و دنیا میں کامیابیوں سے نوازے ۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد (امام جماعت احمدیہ)

۲۰-۱۲-۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء

(مرسلہ : وکالت تبشیر)

قائد صاحب

کیا تمام اطفال نماز با جماعت میں حاضر ہوتے ہیں ؟

کیا روزانہ تلاوت قرآن کرتے ہیں ۔؟

کیا مجلس کے کاموں میں تعاون کرتے ہیں ۔؟

اگر نہیں تو خصوصی توجہ کی ضرورت ہے ۔

امید ہے اس طرف توجہ دیں گے

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مغربی جرمنی میں ۱۳ افراد کا قبولِ احمدیت

سیرۃ النبیؐ کے جلسوں اور یوم دعوت الی اللہ کا انعقاد

مغربی جرمنی میں اشاعت دین حق کی مساعی کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے مکرم منصور احمد صاحب عمر انچارج مشن مغربی جرمنی اطلاع دیتے ہیں نماز جمعہ کے بعد قرآن مجید کی کلاس جاری کی گئی جس میں مرد مستورات ناصرات شریک ہوتے کلاس میں تجوید القرآن۔ عربی زبان کی گرامر اور حضرت بانی سلسلہ کا منظوم کلام پڑھایا جاتا ہے۔ تجوید القرآن کے ابتدائی اہم اصول تیار کر کے فوٹو سٹیٹ کروا کر کلاس میں شامل ہونے والوں میں تقسیم کئے۔

۳۰ نومبر ۱۹۸۵ء کو اس سال کا آخری یوم دعوت الی اللہ منایا گیا۔ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ تمام جماعتوں میں منعقد کیا گیا۔ اس عرصہ میں خدا کے فضل سے ۱۳ افراد بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے الحمد للہ۔

مکرم ومحترم لئیق احمد صاحب منیر مربی ہمبرگ (جرمنی) اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۳ اکتوبر کو ۲۲ طلباء جو عیسائی تھے ہمارے بیت السبوح میں آئے پندرہ منٹ تک انہیں دین فطرت کا تعارف کروایا گیا۔ جس کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا طلباء نے برملا اظہار کیا کہ پہلی دفعہ علم ہوا ہے کہ دین ہدیٰ محبت اور امن کا مذہب ہے۔ انہیں مناسب لٹریچر بھی دیا گیا۔

تبلیغی سٹال باقاعدہ لگائے جا رہے ہیں۔ جن کے ذریعہ متعدد احباب تک پیغام حق پہنچانے کی توفیق مل رہی ہے۔

مختلف ممالک سے احباب مشن ہاؤس آئے۔ انہیں ان کی زبانوں میں لٹریچر پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضلوں سے اس میں تاثیر پیدا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

— درخواستِ دعا —

خاکسار تقریباً دو ماہ بوجہ یرقان بیمار رہنے کے بعد اب خدا کے فضل سے صحت یاب ہو گیا ہے۔ الحمد للہ ابھی کمزوری چل رہی ہے اور آرام کر رہا ہوں جن احباب نے بیماری کے خطوط لکھے اس نوٹ کے ذریعہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب سے مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (لطف الرحمن شاکر انچارج لیبارٹری فضل عمر ہسپتال)

— کینیا میں —

۲ ماہ میں ۴۴ افراد کا قبولِ احمدیت

مرکزی مربی مکرم جمیل الرحمان صاحب رفیق بی ایس سی امیر ومشنری انچارج کینیا سے اطلاع دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اہل علم اور کینیا کے عوام احمدیت کی جانب مائل ہو رہے ہیں۔ گذشتہ دو ماہ میں چوالیس ۴۴ بیعتیں ہوئیں۔ ممباسہ کے نواح میں اب بیعتیں ہو رہی ہیں ممباسہ سے کئی سو میل دور ایک گاؤں میں اللہ تعالیٰ نے نئی جماعت محض اپنے فضل سے پیدا کر دی ہے وہاں اب ایک معلم بھجوایا گیا۔ محترم جمیل الرحمان صاحب رفیق اطلاع دیتے ہیں کہ تنزانیہ مشن کو سواحیلی اخبار کے دو ہزار نسخے بھجوانے کا انتظام ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سلسلہ کی اشاعت کی راہ کی ہر روک اپنے فضلوں سے دور فرماوے۔ امسال تحریک جدید -/۵۵۰۰۰ سے زائد کے وعدہ جات کی فہرست مرکز کو ارسال کر رہے ہیں۔

ہمارے سواحیلی ترجمہ قرآن مجید کی مانگ بفضلہ تعالیٰ اہل علم میں بڑھ رہی ہے۔ ہمارے یہ مرکزی مربی کئی کتب کے مصنف ہیں۔ سواحیلی زبان پر انہیں ماشاء اللہ خوب عبور حاصل ہے جس کی وجہ سے دعوت الی اللہ میں انہیں کافی سہولت ہے اللہ تعالیٰ ہمارے مرکزی اور مقامی مربیان کی مساعی میں غیر معمولی برکت عطا فرماوے۔ آمین

— وکالتِ تبشیر —

مختار عام کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ کو ایک مختار عام کی ضرورت ہے۔ پٹواری یا قانونگو جو کم از کم دس سال کا تجربہ رکھتا ہو۔ تعلیم کم از کم میٹرک پاس ہو۔ زمین اور جائیداد کے کاروبار سے واقف ہو۔ عدالتی کاموں کا تجربہ ہو صحت اچھی ہو مرکز سلسلہ میں رہائش رکھتے ہوئے خدمت دین کے خواہشمند دوستوں کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ درخواستیں امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق اور سفارش کے ساتھ دفتر نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں آنی چاہئیں۔

(نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

تنزانیہ میں

چار بیوت السجود کا قیام

محترم وسیم احمد صاحب چیمہ مرکزی مربی تنزانیہ اطلاع دیتے ہیں کہ دارالسلام سے چار سو میل کے فاصلہ پر مٹوارہ شہر میں بیت السجود اور مشن ہاؤس کے لئے پلاٹ ناکافی تھا الحمد للہ کہ اب ساتھ ہی دوسرا پلاٹ مل گیا ہے۔ اس شہر میں مربی صاحب کو بھی مقرر کر دیا گیا۔ اس سے قبل یہاں کوئی مربی نہ تھے۔

مٹوارہ سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر نیوالہ میں ہمارا مشن تو تھا لیکن بیت السجود نہ تھا۔ یہاں بیت السجود کا سنگ بنیاد ۲۷ اکتوبر کو رکھا گیا جس کا سارا خرچ ایک دوست نے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

۲۹ اکتوبر کو نیانگاؤ NYANGAO میں بھی بیت السجود کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اسی روز اس جگہ کے قریب نتامالا NTAMALA میں زیر تعمیر بیت السجود کا افتتاح عمل میں آیا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت فضل عمر کی خواہش کی تکمیل میں دنیا کے چپہ چپہ پر سجدہ گاہیں تعمیر کرنے اور انہیں آباد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

— ولادت —

مکرم نصیر احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو پہلے فرزند سے نوازا جس کا نام حضور نے منصور احمد مبشر تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے اس کی درازی عمر اور صالح زندگی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فرخ سلمان ربوہ)

— درخواستِ دعا —

خاکسار پر ۱۲ نومبر ۱۹۸۵ء کو درد دل کا شدید حملہ ہوا ۱۹ یوم ہسپتال میں رہا۔ اللہ تعالیٰ نے احباب کی دعاؤں کو قبول فرمایا اور دوبارہ زندگی عطا فرمائی۔ مختلف احباب نے عیادت فرمائی جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مزید دعاؤں کا طالب ہوں۔

(مسعود احمد خورشید کراچی)

بیش قیمت مضامین اور نایاب تصاویر سے آراستہ

ماہنامہ "خالد" کا خصوصی شمارہ

"حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نمبر"

• اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق سے ماہنامہ "خالد" حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان نمبر شائع کرنے کا اہتمام کر رہا ہے۔ یہ نمبر دو ماہ (دسمبر ۱۹۸۵ء اور جنوری ۱۹۸۶ء) کے اکٹھے شمارہ پر مشتمل ہوگا اور ہوگا بھی ۱۶۰ صفحات پر مشتمل

• اس خصوصی شمارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کے ارشادات پیش کرنے کے علاوہ حضرت چوہدری صاحب کے بلند مرتبہ و مقام کے بارہ میں بزرگان سلسلہ کی آراء بھی ہدیہ قارئین کی جائیں گی۔

• ماہنامہ خالد کے اس خصوصی نمبر میں پاکستان کے نامور سیاستدا[ن] اور دیگر اہم شخصیات کے انٹرویوز شائع کرنے کا اہتمام کیا جا رہا

• حضرت چوہدری صاحب کی کامیابیوں اور کامرانیوں سے معمور ۹۳ سالہ زندگی کی حسین یادوں پر مشتمل نامور اہل قلم اصحاب کے رشحات قلم بھی اس خاص نمبر کی زینت ہوں گے۔ نیز یہ نمبر حضرت چوہدری صاحب کی بعض نایاب تصاویر سے بھی مزین ہوگا۔

• اپنی منفرد خوبیوں اور گوناگوں دلچسپیوں کے باوجود اس خاص نمبر کی قیمت صرف دس روپے ہوگی۔ رسالہ کے مستقل خریدار یہ بیش قیمت دستاویز کسی قسم کے زائد چندہ کے بغیر اصل چندہ میں ہ[ی] حاصل کر سکیں گے۔ جو دوست ابھی خریدار نہیں بن سکے وہ اولین فرصت میں ۲۵ روپے بطور سالانہ چندہ رسالہ کے مستقل خریدار[وں] میں شامل ہو سکتے ہیں اور ساتھ ہی بیش قیمت خصوصی نمبر بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

• جو جماعتیں اور احباب اس خاص نمبر کی زائد کاپیاں حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ براہ کرم جلد مطلع فرمائیں۔

• آخر میں احباب جماعت سے اس خاص نمبر کی خاطر خواہ کامیاب اشاعت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر دیتا ہے۔

(ناظر مال آمد)

محترم ڈاکٹر پروفیسر بشیر احمد صاحب کی المناک وفات

ملک کے نامور معالج محترم پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ۱۱ جنوری ۱۹۸۶ء کو رات ساڑھے گیارہ بجے دل کا دورہ پڑنے سے اچانک وفات پا گئے۔ مجلس انصار اللہ شہر و ضلع بہاولپور نے مرحوم کی وفات پر اپنی تعزیتی قرارداد میں لکھا ہے کہ

پروفیسر ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مرحوم و مغفور مجلس انصار اللہ ضلع بہاولپور کے ایک سرگرم رکن تھے آپ جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور و شہر کی مجالس انتظامیہ کے رکن کی حیثیت سے گزشتہ دس سال سے متواتر خدمت سر انجام دے رہے تھے۔ اس حیثیت سے آپ کے گراں قدر مشوروں اور آپ کی گراں قدر خدمات کو ہمیشہ عزت اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

سلسلہ سے آپ کی والہانہ محبت کے تمام جماعت احمدیہ ضلع بہاولپور کے افراد گواہ ہیں۔ جماعت کو جب بھی کسی مالی یا اخلاقی امداد کی ضرورت پڑی۔ آپ نے بلا چون و چرا فوراً ہی اپنی خدمات کو پیش فرمایا اور عملی لحاظ سے ہر ممکن دامے، درمے، قدمے، سخنے مدد فرمائی چندوں میں ادائیگی اور دیگر تحریکات میں شرح صدر کے ساتھ حصہ لینے کی خوبی اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت سے آپ کو عطا فرمائی تھی۔ اس ضمن میں آپ کی روشن مثال ہم سب ممبران مجالس شہر و ضلع بہاولپور ہر لحاظ سے قابل تقلید سمجھتے ہیں۔

ان صفات کے علاوہ آپ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ موصی تھے اور اپنی تمام وصیت کا حساب وفات سے قبل ادا فرما چکے تھے۔ وصیت کے سلسلہ میں آپ کے خلوص کا یہ ثبوت ہے کہ آپ کی وفات کے بعد آپ کے بریف کیس میں سے تقریباً چھ سال پرانا اخبار الفضل کا پرچہ ملا جس میں آپ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ کے متعلقہ شعبہ نے شائع کی تھی۔

ان خوبیوں کے علاوہ آپ ایک با اخلاق انسان، ایک ہمدرد دوست ایک بے غرض ساتھی تھے۔ ہر انسان سے خندہ پیشانی اور خوش اخلاقی سے پیش آیا کرتے تھے اور اس سلسلہ میں اس قدر عالی ظرف تھے کہ کسی قسم کا کوئی تعصب یا تنگ نظری ان کے ذہن میں بھی نہیں آتی تھی۔ بلا امتیاز مذہب ملت و عقیدہ اور رنگ و نسل دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے ہر دم مستعد رہتے تھے۔ آپ کی عالی ظرفی اور خوش اخلاقی کا [illegible] بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ آج قومی اخبارات نے جو وفات حسرت آیات پر خبر شائع کی لکھا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی وفات کی خبر آناً فاناً پورے شہر میں پھیل گئی اور ہزاروں افراد اشکبار ہو گئے تھے آپ کی ہر دلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ آپ کی وفات پر کئی قومی و صوبائی اسمبلیوں کے ممبران۔ میڈیکل کالج اور وکٹوریہ ہسپتال کے ڈاکٹر صاحبان شہر کے معززین اور سرکاری و غیر سرکاری حکام ان کی رہائش پر تعزیت کے لئے تشریف لاتے رہے۔

اپنے پیشہ کے اعتبار سے ڈاکٹر صاحب ایک ملکی شہرت کے حامل ماہر سرجن تھے اور اپنے اس خداداد فن میں اس قدر کمال رکھتے تھے کہ ملک کے طول و عرض سے بڑے بڑے ہسپتالوں اور ماہرین کو چھوڑ کر لوگ آپ کے پاس علاج اور طبی ماہرانہ مشورہ کے لئے حاضر ہوا کرتے تھے۔ اپنی خوبیوں اور صلاحیتوں اور علمی کمال کی وجہ سے بعض اوقات بین الاقوامی ماہرین بھی آپ کے معترف تھے اور کئی اعتبار سے آپ کے علم و فضل کا شہرہ ملک سے باہر بھی پہنچ چکا تھا۔

آپ کی شہرت اور آپ کے علاج میں اللہ تعالیٰ کی خاص برکت کی بناء پر کئی بار آپ نے مستحقین کا نہ صرف مفت علاج کیا بلکہ ان کو اپنے گھر میں بھی رکھا۔ الغرض آپ ایک نہایت ہی نافع الناس وجود تھے اور آپ سے فیض حاصل کرنے والوں کی تعداد اگر لاکھوں تک بتائی جائے تو کوئی مبالغہ نہیں ہوگا۔ آپ کی وفات بلاشبہ ایک بہت بڑا قومی سانحہ اور نقصان ہے۔

ہم تمام ممبران مجالس انصار اللہ بہاولپور شہر و ضلع نہایت ہی غم و اندوہ کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے اور بہشت بریں میں ان کے درجات بلند فرمائے۔ ہم ان کے پسماندگان کے غم میں بھی برابر کے شریک ہیں اور بالخصوص ان کی اہلیہ محترمہ ان کے فرزند ارجمند اور ان کی دو ننھی اور معصوم بیٹیوں کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور ان تمام کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ممبران مجلس انصار اللہ بہاولپور شہر اور مجالس انصار اللہ بہاولپور ضلع)

باغات کے لئے چند مشورے

زمیندار احباب متوجہ ہوں درج ذیل امور کا جلد خیال کریں اور بہتر پیداوار حاصل کریں۔

ا۔ آج کل کورا پڑ رہا ہے۔ لہذا چھوٹے پودوں خصوصاً آم کے پودوں کی حفاظت کی جائے۔ باغ کو پانی لگایا جائے۔ شام کو دو چار جگہوں پہ گوبر وغیرہ جلا کر دھوئیں کا بندوبست کریں۔ چھوٹے پودوں کو سرکنڈے پرالی وغیرہ سے ڈھانپ رکھیں۔

ب۔ ثمردار پودوں کو پھول نکلنے سے ۱۵-۲۰ روز پہلے درج ذیل کھادیں اچھی طرح گوڈی کر کے ملا دیں۔

(۱) امونیم سلفیٹ ۲ کلوگرام۔ سنگل سپر فاسفیٹ ۱ کلوگرام

پوٹاشیم سلفیٹ ۱ کلوگرام

ج۔ ماہ جنوری فروری میں پہلا سپرے کریں تاکہ کیڑوں کا انسداد ہو سکے دوسرا سپرے ماہ اپریل اور تیسرا سپرے ماہ ستمبر میں۔

د۔ پھل نکلنے پر پانی بند کر دیں۔

مزید معلومات کے لئے نظارت زراعت سے رابطہ پیدا کریں۔ یا مقامی عملہ محکمہ زراعت سے مشورہ کیا جائے۔

اللہ تبارک تعالےٰ آپ کی مساعی کو بار آور فرمائے۔

(مرسلہ نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

دُعائے مغفرت

میرے بہنوئی مکرم محمد رفیق صاحب شاہد (آف کراچی) ابن مکرم عبد اللطیف صاحب ساہیوال ۱۱ نومبر بروز بدھ صبح پونے دو بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔۔۔۔۔۔

مرحوم نہایت بلند حوصلہ، دلیر خوش مزاج اور با اخلاق خادم تھے۔ اصلاح و ارشاد کے امور میں ذاتی طور پر بہت دلچسپی رکھتے تھے۔

مرحوم ۲۱ فروری ۱۹۸۵ء کو گردے فیل ہو جانے کے باعث اچانک بیمار ہوئے اور لمبا عرصہ زیر علاج رہے۔ ۲۹ اپریل کو تبدیلی گردہ کے لئے بمبئی انڈیا لے جایا گیا جہاں ۱۲ جون کو تبدیلی گردہ کا کامیاب آپریشن ہوا۔ اور ۲۳ جولائی کو صحتیابی سے واپس وطن آئے۔ لیکن آپریشن کے قریباً پانچ ماہ بعد اچانک طبیعت خراب ہوئی اور اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

مرحوم کی علالت کے لمبے عرصہ میں احباب نے مخلصانہ دعاؤں سے نوازا جس سے مرحوم کو وقتی معجزانہ شفا عطا ہو گئی تھی۔ علاوہ ازیں خاکسار جماعت احمدیہ کراچی اور خصوصی طور پہ حلقہ ملیر کے احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے نیز ان تمام احمدی بھائیوں کا شکر گزار ہوں جنہوں نے مرحوم کی علالت کے دوران انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھا۔

مرحوم نے تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ تمام احمدی بھائیوں سے درخواست دُعا ہے کہ خداوند کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرمائے۔ آمین اور سب وارثین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ضیاء اللہ مبشر واقف زندگی اسلام آباد)

انڈونیشیا میں دو کتب کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ

مکرم آر۔ احمد۔ انور صاحب بنڈونگ انڈونیشیا سے تحریر فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ حضرت بانیٔ سلسلہ کی مشہور کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا انڈونیشین زبان میں ترجمہ کر دیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ اب چھپ کر مارکیٹ میں آ گیا ہے۔

یہ ترجمہ محترم شاہ محمد صاحب اور مکرم آر احمد انور صاحب نے مل کر کیا تھا اسی طرح حضرت امام جماعت احمدیہ کی ایک کتاب "ایک سوال کا جواب" کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ مکرم احمد انور صاحب نے کیا اس کا ایک ترجمہ پہلے ہوا تھا مگر تسلی بخش نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ کیا گیا۔

اسلامی اصول کی فلاسفی کا انڈونیشی ترجمہ ایک فوجی جرنیل کو جو حکومت میں اعلیٰ عہدے پر فائز ہیں دیا گیا۔ (وکالت تبشیر)

- نمایاں کامیابی -

(۱) عزیزم سلیم احمد ابن مکرم عبد الستار سلیم صاحب اسلام آباد نے وفاقی نظامت تعلیمات اسلام آباد کے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان ۱۹۸۴ء میں ۴۳۷/۷۰۰ نمبر حاصل کر کے دوسری پوزیشن حاصل کی۔

(۲) عزیزم منصور احمد ابن مکرم عبد الستار سلیم صاحب اسلام آباد نے وفاقی نظامت تعلیمات اسلام آباد کے مڈل سٹینڈرڈ کے امتحان ۱۹۸۵ء میں ۶۸۲/۷۰۰ نمبر حاصل کر کے اول پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ یہ کامیابیاں ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔

بقیہ خطبہ مولانا سلطان محمود

کو کبھی قبول نہیں کرے گا۔ اسی طرح بعض لوگ چندوں کی ادائیگی میں کمی کرتے ہیں یا بعض بدقسمت بالکل ہی نادہند ہوتے ہیں ایسے سب لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ وعید دی ہے کہ جس عزت کے پیچھے تم بھاگ رہے ہو اس کو واپس لینا بھی میرے ہی ہاتھ میں ہے۔

مولانا نے حضرت بانیٔ سلسلہ کے ایک اقتباس کے حوالے سے بتایا کہ آج کل جماعت پر جو حالات گزر رہے ہیں وہ اسی طرح کے ہیں جس طرح کہ پہلی الٰہی جماعتوں کو پیش آتے رہے۔ آج کے ان حالات میں ہم حضرت بانیٔ سلسلہ کی یہ پیشگوئی پوری ہوتے دیکھ رہے ہیں کہ ہماری جماعت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح کا ایک دور آئے گا۔ اس حالت میں ہمارا یہ زیادہ فرض بنتا ہے کہ ہم خیر کی تلاش میں آگے بڑھیں۔ آج ہم اپنے امام سے بچھڑے ہوئے ہیں مگر ہم دن رات دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ہاتھ ہمارے سروں پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نوشتے پہلے بھی پورے ہوتے آئے ہیں اور آئندہ بھی پورے ہوتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

درخواست دعا

- عزیزم سعید احمد ابن عبدالمجید صاحب شیخ اور مرزا ناصر احمد ابن مرزا سعید احمد صاحب محلہ دارالیمن دونوں ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ دونوں فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ اور کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست دعا ہے۔

(مرزا لطف الرحمان مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ)

- میرے والد مکرم عبدالرشید صاحب جو ان دنوں مغربی جرمنی میں مقیم ہیں ایک ماہ سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں علاج جاری ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ اور پردیس میں ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات دے۔ آمین

(احسن رشید دارالرحمت غربی ربوہ)

اظہار تعزیت

امراء حلقہ جات جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ و ممبران عاملہ ضلع سیالکوٹ کا یہ غیر معمولی اجلاس اپنے جملہ ممبران کی طرف سے گرامی قدر چوہدری محمد اسلم صاحب مرحوم و مغفور کی وفات پر اپنے دلی غم اور گہرے صدمہ کا اظہار کرتا ہے

چوہدری صاحب مرحوم عبادت گزار اور خدا تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرنے والے بزرگ تھے۔ آپ کو خدا تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئمہ جماعت احمدیہ سے والہانہ محبت و عشق تھا۔ آپ میں خادمانہ رنگ اور بے مثال انکساری پائی جاتی تھی۔ بزرگانِ سلسلہ سے انتہائی عقیدت اور احترام سے پیش آتے شریعت اور نظام جماعت کے دل وجان سے پابند تھے اور ہر شعبۂ زندگی میں دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی ہمیشہ کوشش کرتے۔ مرحوم چوہدری صاحب نے ایک لمبا عرصہ امارت ضلع سیالکوٹ کے فرائض نہایت خلوص، انکساری اور تقویٰ سے سرانجام دیئے۔ اپنی بیماری اور ناسازیٔ طبیعت کو کبھی جماعتی کاموں میں رکاوٹ نہ بننے دیا اور آخری سانس تک خدمتِ دین کی سرانجام دہی میں مشغول رہے۔

ہماری عاجزانہ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب مرحوم کو اپنے قرب سے نوازے اور محض اپنے خاص فضل اور رحم سے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین۔ آپ کے پسران و دیگر لواحقین اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(امراء حلقہ جات و ممبران مجلس عاملہ ضلع سیالکوٹ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ۱۵ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں :۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۸۷۵

میں زاہدہ نسرین زوجہ احسان الحق صاحب قوم راجپوت جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سوشل سیکورٹی ہسپتال لانڈھی کراچی۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۸۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند دو ہزار روپے ۲۰۰۰/- روپے

۲۔ زیورات طلائی ۳ تولہ ۹ ماشہ مالیتی -/۷۵۰۰ روپے

کل جائیداد -/۹۵۰۰ روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :۔ زاہدہ نسرین زوجہ احسان الحق صاحب سوشل سیکورٹی ہسپتال لانڈھی کراچی۔

گواہ شد نمبر ۱:۔ احسان الحق خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۸۴۹۶

گواہ شد نمبر ۲:۔ ملک طاہر محمود احمد کھوکھر سیکرٹری مال حلقہ لانڈھی کراچی۔

مسل نمبر ۲۵۸۷۶

میں ناصر احمد عباسی ولد سید محمد عباس صاحب قوم عباسی پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷/۶/۸۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے

۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ ۵ا مرلہ سکنی زمین ملحقہ واپڈا کالونی مالیتی ۳۲۰۳۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۷۲/۶۹ ۴ روپے + اور ۴۰۰/- روپے ماہوار بصورت پنشن اور ہومیو پریکٹس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ ناصر احمد عباسی دوکان نمبر ۷ گلی ۱۳/۴ مغلپورہ لاہور

گواہ شد نمبر ۱:۔ غلام رسول وصیت نمبر۔ ۴۷۴ مغلپورہ لاہور

گواہ شد نمبر ۲:۔ عبد الحکیم صاحب نائب ناظم انصار اللہ لاہور وصیت نمبر ۲۳۷۰۷۔

مسل ۲۵۸۷۷

میں بیگم زبیدہ جلال بیوہ میاں جلال الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نیشنل ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۵/۱۲/۸۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر ۵۰/۳۲ روپے وصول کر کے خرچ شد

۲۔ پلاٹ ایک کنال واقع لاہور چھاؤنی مالیتی ۴۴۰۰۰/- جو اقساط میں خرید کیا ہے اور ۲۶۰۰۰/- ۴ روپے ادا کر چکی ہوں بقیہ ۱۸۰۰۰/- روپے واجب الادا ہیں جس کی ادائیگی کے بعد حق ملکیت ملے گا۔

۳۔ ترکہ خاوند مکان ۱۴۸-۱۴۷ مالیتی ۹ لاکھ روپے جس کے شرعی وارث تین بیٹے اور چار بیٹیاں میرے علاوہ ہیں مکان کا رقبہ ۵۰ مرلے ہے۔

۴۔ بالیاں ایک تولہ مالیتی ۲ ہزار روپے

۵۔ سلائی مشین مالیتی ۳۰۰/- روپے

اس وقت میں مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار اپنے خرچ پر حصہ آمد ادا کروں گی۔ اور میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- بیگم زبیدہ جلال مکان ۱۴۸-۱۴۷ نیشنل ٹاؤن سانده روڈ لاہور نمبر ۱۔

گواہ شد نمبر ۱:- میاں وسیم احمد پسر موصیہ

گواہ شد نمبر ۲:- میاں ندیم احمد ابن میاں جلال الدین۔

مسل نمبر ۲۵۸۷۸

میں امۃ الناصر زوجہ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب قوم ککے زئی پٹھان پیشہ امور خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت ۱۶/۷/۸۴ ساکن ۴/۵ راوی روڈ لاہور شیخوپورہ ضلع لاہور۔

بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۸۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے

ق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے
زیورات طلائی ۱۲½ تولہ مالیتی -/۲۵۰۰۰ روپے
ڑی کلائی مالیتی -/۴۰۰ روپے کل جائیداد -/۳۵۴۰۰ روپے
س وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار جیب خرچ مل رہے ہیں
لیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
رتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں
ں اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت
ہوگی ۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ
لیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں
ں یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

مة :- امۃ الناصر ۴۶ راوی روڈ لاہور
شد نمبر ۱ :- ملک عبدالوحید وصیت نمبر ۲۵۳۰۸ لاہور
شد نمبر ۲ :- محمد صدیق شاکر صدر حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور

مسل نمبر ۲۵۸۷۹

فرزانہ ظفر بنت حکیم ظفر الدین احمد صاحب مرحوم قوم اعوان
نہ داری عمر ۴۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۴ اے محلہ
رہ شیخوپورہ ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۰/۸۵
یت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر
لہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی
وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل
ب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ۔
طلائی زیور ۳½ تولے ۔
مالیتی -/۷۰۰۰ ہزار روپے ۔
س وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے

ہیں ۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔

الامۃ :- فرزانہ ظفر بنت حکیم ظفر الدین احمد صاحب مرحوم ۲۴ اے محلہ احمد پورہ شیخوپورہ ۔

گواہ شد نمبر ۱ :- مبشر منظور وصیت نمبر ۲۲۳۴۴

گواہ شد نمبر ۲ :- رائے عبد القدیر وصیت نمبر ۲۱۰۱۶ سیکرٹری مال شیخوپورہ ۔

مسل نمبر ۲۵۸۸۰

میں قیصرہ بشریٰ بنت حکیم ظفر الدین احمد صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ احمد پور ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۰/۸۵ میں وصیت کرتی

ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ طلائی زیور ۳ ۱/۲ تولے مالیتی ۷۰۰۰/- ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: قیصرہ بشریٰ بنت حکیم ظفر الدین احمد صاحب ۲۴ اے خلہ احمدیہ شیخوپورہ۔

گواہ شد نمبر ۱: بشیر منظور وصیت ۲۲۳۳۴

گواہ شد نمبر ۲: رائے عبدالقدیر وصیت ۲۱۰۱۶ ماڈل ٹاؤن شیخوپورہ